REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO-R.N-61/57
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ٭ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
POSTAL REGISTRATION NO. RG. D.P-3

جلد ۳۷ — شمارہ ۴۳

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر — روپے بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۲۷ اخاء ۱۳۶۷ ہش — ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء — ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۹ ہجری

ہفت روزہ بدر قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

● بیوی کے لئے دعا میں اوّلیت:-

"اپنے لئے دعا کرنے کے بعد اپنے گھر والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ اُن سے قرۃ العین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں پھر دوسری دعائیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲)

● بیوی سے حسنِ معاشرت کے بارے میں فرمایا:-

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱)

"چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ [illegible])

"اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ اُن کی کنیزکیں نہیں ہیں درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو..... سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

● مرد نان نفقہ کا ذمہ دار ہے:-

وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب اُن کے لئے مہیا کریں اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے۔" (چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۲۶۰)

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ ماہ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

● مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان سیدنا حضرت امیر المومنین (باقی صفحہ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح/دسمبر ۱۳۶۷ ہش/۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت کر سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

[illegible] اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۷ راخاء ۱۳۶۷ ہش

ہفت روزہ نئی دنیا کی خام خیالیاں

"نئی دنیا" نئی دہلی مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۳ پر ایڈیٹر جناب شاہد صدیقی نے مبلغ مولوی ثناء اللہ، اور جنرل ضیاء الحق، کو پیش کرکے جماعت احمدیہ پر نامناسب حملے کئے ہیں۔ ان حملوں کا تجزیہ یہاں مقصود ہے۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

" مولوی ثناء اللہ امرتسری نے غلام احمد قادیانی کے خط کو جس میں مباہلہ کا چیلنج کیا گیا تھا اپنے رسالہ " اہلحدیث" میں شائع کر دیا اور یہ بھی شائع کیا گیا تھا کہ وہ غلام احمد قادیانی کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔"

الجواب :- یہ درست ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو "آخری فیصلہ" کے عنوان سے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور یہ بھی درست ہے کہ " اہلحدیث" میں وہ چیلنج شائع کر دیا گیا تھا لیکن یہ بات محض غلط اور صرف خام خیالی ہے۔ کہ یہ چیلنج مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول کر لیا تھا۔ اس کے برعکس مولوی ثناء اللہ صاحب نے [illegible] کی حیثیت سے مباہلہ قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ چیلنج مباہلہ کو درج کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے نیچے لکھا تھا کہ :-

" یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں" (اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

" میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ (ایضاً)

" خدا تعالیٰ [illegible] جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔"

(ایضاً)

پھر آخری تحریر ایڈیٹر کی [illegible] کی تصدیق کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں :-

" میں اس کو صحیح جانتا ہوں" (اہلحدیث ۳۱ر جولائی ۱۹۰۸ء)

[illegible] :- مولوی ثناء اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے منہ مانگی [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد چالیس سال تک [illegible] بالآخر ان کا کیسا انجام ہوا؟ ان کے ایک مداح کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے :-

مولوی عبد المجید [illegible] تحریر فرماتے ہیں :-

" اگست ۱۹۴۷ء میں امرتسر شہر قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ فسادات کے ہلاکت خیز طوفان نے مولانا کی اقامت گاہ کو بھی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چند کہ وہ اپنے دیگر عزیزوں کے ہمراہ سلامتی سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا اکلوتا بیٹا عطاء اللہ جس کو بڑی ظالمانہ طرح ذبح کیا گیا اس نے ان کے قلب و جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

(الاعتصام ۱۵ر جون ۱۹۶۲ء)

" بلوائیوں نے اسی پر بس نہ کی بلکہ آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزار ہا روپے کی نایاب و قیمتی کتب تھیں۔ اور جن کو آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کیا۔ اور خریدا تھا۔ جلا کر خاک کر دیں۔ کتابوں کے جلنے کا صدمہ مولانا کو اکلوتے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کتابیں حضرت کا سرمایہ زندگی تھیں۔ اور ان میں بعض تو اس قدر نایاب تھیں کہ ان کا ملنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا تھا۔ یہ صدمہ جانکاہ آپ کو آخری دم تک رہا۔ اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت کا سبب یہ دو ہی صدمات تھے۔ ایک فرزند کی اچانک شہادت اور دوسرے بیش قیمت کتب کی سوختگی۔ چنانچہ یہ دونوں صدمے تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان لے کر رہے۔" (سیرت ثنائی صفحہ ۳۹۲)

ان حقائق کی روشنی میں "نئی دنیا" کا یہ جملہ کہ " یہ بھی شائع کر دیا کہ وہ غلام احمد کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں"۔ کس قدر غلط ہے ایڈیٹر صاحب "نئی دنیا" خود اس کا فیصلہ فرمالیں ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ قریباً اسّی سال سے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ کا چیلنج قبول کیا تھا۔ ہمیشہ اس الزام کا جواب دیا جاتا رہا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جناب شاہد صدیقی جیسے مشہور صاف گو، نڈر اور اسلام کا درد رکھنے والے قابل احترام صحافی بھی اس غلط پروپیگنڈہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ہماری درخواست ہے کہ جناب شاہد صدیقی صاحب کو تعصب سے پاک ہو کر اس معاملہ کی تحقیق کرنا چاہیئے۔

جان و دل سے ہم نثار ملت اسلام ہیں
لیک دیں وہ راہ نہیں جس پر چلیں اہل نقار
(درثمین)

(باقی آئندہ)

(ضیاء الحق فضل)

ٹوٹا پھوٹا، بکھرا پڑا سب جل گیا جو جل سکا

پھوٹا کر گرا، گر کر پھوٹا، کچھ بھی پتا نہ چل سکا
ٹوٹا پھوٹا بکھرا پڑا سب جل گیا جو جل سکا

ارماں، ارادے [illegible] دل کی ہزاروں خواہش
منصوبہ بندی، کوششیں، مکر و [illegible] نہ چل سکا

اٹھے بگولے کی طرح، سوچا پڑا جس عرش پر
بکھرے پڑے ہیں خاک میں اک ذرہ بھی نہ بچ سکا

رسوائیاں، ناکامیاں، ذلت، شکست آبرو
تقدیر مبرم کا لکھا نہ ٹل سکا نہ ٹل سکا

اپنی بشارت ہے دعا حاصل اسی کی ہو رہا
جس کے جلائے بن یہاں کچھ بھی کبھی نہ جل سکا

محتاج دعا :- ڈاکٹر بشارت احمد بشارت
عثمان آبادی

خطبہ جمعہ

ان لوگوں کا یہ مقابلہ ہم سے نہیں خدا کی تقدیر سے ہے لازماً انکو پکڑیگی اور لازماً ان کو سزا دے گی

یہ سزا ایک قسم کا مقدر بن گئی ہے اور لازماً ان میں سے ایک طبقہ عبرت کا نشان بنے گا

البتہ مخالفین کے دل بدل جائیں گے اور یہ ہدایت پا جائیں گے جنہیں ان کے عذاب میں خوشی نہیں بلکہ ان کی ہدایت میں خوشی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ ظہور ۱۳۶۷ ہش (اگست ۱۹۸۸ء) بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب غازی ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے — (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الحجر کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں:-

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝
كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ
وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ لَقَالُوا إِنَّمَا
سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝

(سورۃ الحجر ۱۲-۱۶)

فرمایا:-

آج کے جمعہ کے لئے میں نے سورۃ الحجر کی جو یہ چند آیات منتخب کی ہیں، ان کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اُن کے پاس کوئی رسول آئے اور وہ اُس سے استہزاء کا سلوک نہ کریں یا جب کبھی بھی اُن کے پاس رسول آیا ہے۔ وہ اس کے سوا کچھ نہیں کرتے کہ اُس سے تمسخر کرتے ہیں اور استہزاء کا سلوک کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مجرموں کے دلوں میں یہ عادت داخل کر دیتے ہیں۔ یعنی اُن کے مزاج میں ان کی عادات میں، فطرت ثانیہ کی طرح یہ بھی داخل ہو جاتی ہے کہ جب بھی کبھی کوئی خدا کی طرف سے آئے، اُس کے ساتھ استہزاء کا سلوک کرنا ہے۔

وہ اُس بھیجے ہوئے پر ایمان نہیں لاتے اور اُن کے لئے اس سے پہلے لوگوں کی سنت اور اُن کی تاریخ ایک نمونہ بن جاتی ہے۔ یعنی اُسی نمونے کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ گویا وہی لوگ ہیں جو گذشتہ زمانوں میں اسی قسم کی حرکتیں کر چکے ہیں اور اب دوبارہ ظاہر ہوئے ہیں۔ تو یہ لوگ اپنے سے پہلوں کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں

اور اُس کے مقابل پر خدا کی بھی ایک سنت ہے۔ اُس کا بھی یہیں ذکر ہے۔ فرمایا۔ حالانکہ یہ نہیں دیکھتے کہ اس سے پہلے اسی قسم کے لوگوں کے ساتھ خدا کی کیا سنت جاری ہوئی تھی اور ان دونوں سنتوں میں آپ کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ نہ ان بدکردار لوگوں کی سنت میں تبدیلی دیکھیں گے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اُن کے جرموں کی وجہ سے ایک غلط طرز عمل اختیار کرنے پر پابند فرما دیا ہے۔ اُن کے دلوں میں یہ بات جاگزیں کر دی ہے کہ تم اُس لائق نہیں ہو کہ سچوں کو قبول کرو۔ اس لئے جس حد تک تم سے ممکن ہے تم مجرمی اختیار کرو۔ دوسری طرف سنت الاولین سے مراد وہ سنت ہے جو اولین کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی رہی ہے۔

اُن کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہوتا رہا ہے، وہ اُنکی سنت بن گیا

یعنی پہلے انکار کی سنت، پھر ہلاکت اور تباہی کی سنت۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کے اوپر اگر ہم آسمان سے دروازے بھی کھول دیں۔ ایسے دروازے جن پر یہ چڑھ سکیں اور خود آسمان کی بلندیوں پر جا کر سچائی کا مشاہدہ کریں اور نشانات کو دیکھ لیں۔ وہ سب کچھ دیکھنے کے بعد یہ کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مدہوش ہو گئی ہیں۔ ہماری آنکھوں کو نشہ چڑھ گیا ہے۔ ہم تو ایسی قوم ہیں جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

ان آیات کریمہ میں دو مضامین بیان ہوئے ہیں۔ اگرچہ مضمون کا تسلسل ہے۔ لیکن اس مضمون کو دو حصوں میں فرمایا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے، یہ تقدیر ہے کہ بعض لوگ لازماً اس کے بندوں سے، اس کے بھیجے ہوؤں سے استہزاء کا سلوک کرتے ہیں اور اُن کا یہ رویہ اُن کا مقدر بنا دیا جاتا ہے۔ اُن کے دلوں میں یہ بات داخل کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس سے ٹل نہیں سکتے۔ اُن

بجز قرآن شریف کے اور کوئی ذریعہ آسمانی نوروں کی تحصیل کا موجود نہیں

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۳۲ رابندرا سرنی کلکتہ ۷۳۰۰۰
فون:- 27.0441
تار:- "GLOBEXPORT"

کے متعلق میں یہ بات لکھی جاتی ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے خود انبیاء کے منکرین کو استہزاء کا طریق سکھانا ہے اور اُن کے دلوں میں یہ بات جما دیتا ہے۔ نقش کر دیتا ہے کہ تم نے بہرحال میرے بھیجے ہوؤں سے مذاق کرنا ہے۔ اور استہزاء اور تمسخر کا سلوک کرنا ہے تو پھر ان کا کیا قصور؟

لیکن اس سوال کا جواب اسی آیت کریمہ کے آخری حصے میں بیان فرما دیا گیا ..... ہم یہ نصیبہ مجرموں کا بنا دیتے ہیں۔

اس سے ایک بات خوب کھل گئی کہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بھیجا کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے، تو دراصل وہ قوم بحیثیت مجموعی، بحیثیت قوم مجرم ہو چکی ہوتی ہے۔ اس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ استثناء بھی موجود ہوتے ہیں۔ لیکن اس قوم میں ایک بھاری تعداد جرم کرنے والوں کی ہوتی ہے۔

پس دراصل جرم کی سزا میں صداقت سے محرومی بھی شامل ہے

پس خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ظلم نہیں ہوتا کہ ان لوگوں کو صداقت کو پہچاننے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا۔ وہ مجرم ہیں۔ اور اس قسم کے مجرم ہیں کہ اُس جرم سے باز آنے والے نہیں۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ وہ صداقت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ پس وہ اس وجہ سے صداقت سے محروم نہیں ہوتے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے دل پر نقش کر دیا ہے کہ تم لازماً صداقت کا انکار کرو گے بلکہ جرم کے نتیجے میں اُن کو یہ سزا ملتی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو خوب کھول دیا۔

لا یؤمنون بہٖ ..... وہ اس حق تک پہنچے ہوئے پر ایمان نہیں لائیں گے ..... اور ان سے پہلے ایسے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔ جو کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کے مرسلین اور اس کے پیغمبروں اور اولیاء پر ایمان نہیں لائے اور اسی حالت میں وہ ہلاک ہو گئے

دوسرا پہلو ..... ولو فتحنا علیھم باباً من السماء ..... میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ان کا انکار اس وجہ سے نہیں کہ ان کو کوئی نشان نہیں دکھایا جاتا۔

لیکن اس مضمون کے اس حصے کو میں بعد میں بیان کروں گا۔ پہلے اس پہلے حصے سے متعلق کچھ مزید باتیں میں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ سنت میں دو پہلو ہیں۔ پہلوں کی سنت کیا ہے۔ وہ جو خود کرتے رہے ..... تکذیب اور استہزاء اور تمسخر یہ ان کی سنت ہے۔ اور ایک سنت وہ ہے جو خدا نے ان پر جاری فرمائی اور وہ اُن کا برا انجام ہے۔ اس سے متعلق قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں جو اس مضمون کو مختلف رنگ میں کھول کھول کر بیان فرما رہی ہیں جیسا کہ فرمایا:

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
(آل عمران ۳: ۱۳۸)

وہاں لفظ "سنن" ہے جس کی یہاں جمع استعمال فرمائی گئی ہے۔ تم سے پہلے لوگوں کی سنتیں تمہارے سامنے گزر چکی ہیں اور اس سنت کا حصہ یعنی ان کی کجروی، ان کی بغاوت، اُن کا طغیان یہ سب چیزیں تم پر روشن ہیں۔ لیکن تم زمین میں پھر کے خوب سیر کر کے دیکھو تو سہی کہ ان کی عاقبت کیسی ہوئی تھی

ان جھٹلانے والوں کا انجام کیا تھا

پس سنت میں یہ دونوں باتیں داخل ہیں۔ اُن کی بد اعمالی، اُن کا انکار اور پھر اُن کا انجام چنانچہ "سنن" کے تابع قرآن کریم نے ان دونوں مضامین کو بیک وقت بیان فرما دیا۔ پھر سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲ میں فرمایا۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اگرچہ یہاں نام نہیں ظاہر فرمایا گیا لیکن مخاطب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے میرے رسول! تو ان سے کہہ دے۔ تو اُن کو پیغام پہنچا دے وہ زمین میں خوب سیر کریں اور پھر کر سیاحت کر کے، پرانی قوموں کے انجام کا مشاہدہ کریں۔ اور پھر یہ دیکھیں اور سمجھیں کہ اس سے پہلے تکذیب کرنے والوں، جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا تھا

پھر فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
(النحل ۳۷:۱۶)

کہ ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث فرمائے تھے اور اُن کو یہی پیغام دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور طاغوت سے اجتناب کرو یعنی شیطانی طاقتوں سے الگ رہو۔ اُن میں سے بعض وہ تھے جن کو خدا نے ہدایت عطا فرمائی اور اُن میں ایسے بھی تھے جن پر گمراہی مقدر کر دی گئی گمراہی جن کا مقدر ہو گئی "حقت" کا مطلب ہے لازم ہو گئی۔ ایسی تقدیر بن گئی جسے ٹالا نہیں جا سکتا پس زمین میں خوب پھر کے، سیاحت کر کے دیکھو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہے۔ یا کیا انجام تھا۔

پھر سورۃ طور آیت نمبر ۱۲-۱۳ میں بیان فرمایا۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝

پس آج کے دن ہلاکت ہے سب جھٹلانے والوں کے لئے وہ جو اپنی سرکشی اور گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔

اس مضمون کو بیان کرنے کے لئے آج میری توجہ ایک رؤیاء کے ذریعے مبذول کرائی گئی ہے۔ میں نے رات رؤیا میں دیکھا کہ کچھ انگریز احمدی بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن میں سے ایک مجھ سے سوال کرتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا آپ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ مجھے درست معلوم نہیں ہوتا۔ اور وہ ترجمہ یہ بیان کرتا ہے ..... انگریزی کا محاورہ ہے HISTORY REPEATS ITSELF. کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اُس ترجمے میں اس محاورے کا پہلا حصہ استعمال کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرا نتیجہ نکالا ہوا ہے۔ یعنی اردو میں بھی یہی ہے اور ترجمے میں بھی یہی ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو ضرور دہراتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مجرموں کو ضرور سزا دیتا ہے۔

چنانچہ خواب میں مجھ پر یہ اثر ہے کہ میں نے ترجمہ کیا ہے کہ HISTORY REPEATS ITSELF اور آگے مجھے یاد نہیں کہ الفاظ کیا تھے PUNISHMENT لفظ تھا یا کچھ اور۔ مگر مضمون یہی تھا۔ چونکہ خواب کے انگریزی الفاظ یاد نہیں اس لئے میں اس کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن میں نے اس مضمون کو بعینہٖ انگریزی میں بیان کیا۔ یعنی اس کے نزدیک میری تحریر میں یہ بات تھی وہ کہتا تھا کہ HISTORY REPEATS کا یہ مطلب تو نہیں ہے۔ یعنی اعتراض یہ تھا کہ تم نے HISTORY REPEATS کا دوسرا معنی کر دیا ہے حالانکہ اُس کا یہ مطلب تو نہیں آتا کچھ دوسرے انگریز احمدی ہیں جو میری تائید میں بول رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں نہیں یہ بالکل صحیح ہے۔ اس موقعے پر یہی محاورہ استعمال ہونا چاہئے تھا۔ پھر میں اُس کو سمجھاتا ہوں۔ اور میں اُس سے کہتا ہوں کہ دیکھو تم لوگوں کا جو دنیاوی محاورہ ہے وہ درحقیقت ایک سطحی بات تھی اس میں فی الحقیقت کوئی بھی ٹھوس مضمون بیان نہیں ہوا بلکہ اس کے نتیجے میں ابہام پیدا کر دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس محاورے کو سنتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ گویا تاریخ بعینہٖ دوبارہ اپنے

آپ کو دہراتی چلی جاتی ہے۔ کوئی نئے نقوش دنیا میں ظاہر ہی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ وہی چکر ہے جو اپنے آپ کو دوبارہ ظاہر کرتا چلا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس محاورے میں جان ڈال دی ہے۔ یہ متنبہ فرما کر کہ تاریخ اپنے آپ کو اس طرح دہرایا کرتی ہے کہ

خدا کی کچھ سنتیں ہیں جن میں تم کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے

اور بدکرداروں اور مجرموں کے ہاتھ میں وہ سنتیں اس طرح ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے اس ہسٹری (HISTORY) کو تم کبھی تبدیل نہیں کر سکتے یہ بہرحال اپنے آپ کو دہرائے گی۔

تو میں دیکھتا ہوں کہ جو تاپید میں لڑنے والے تھے اُن کے چہرے بشاشت سے کھلکھلا اٹھتے ہیں کہ ہاں۔ اب سمجھ آئی کہ یہ مضمون نیا ہے۔ اور ایک صاحب جو اعتراض کر رہے تھے اُن کے اعتراض میں بھی گستاخی نہیں تھی بلکہ پوچھنے کا رنگ تھا۔ اُن کے چہرے پر اس طرح بشاشت تو نہیں آئی لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بات سمجھ گئے ہیں۔

اس رویا سے مجھے خیال آیا کہ اس مضمون کے متعلق میں آج آپ کے سامنے کچھ بیان کروں۔ اور آپ کو دعا کی طرف متوجہ کروں۔

کیونکہ یہ بہت انذاری رویاء ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قوم کو ہم آج مخاطب کر رہے ہیں، جس کو ہم نے مباہلے کی دعوت دی ہے بدقسمتی سے اُس کے مقدر میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا دن دیکھنا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں مجھے یہ پیغام نہ دیتا کہ HISTORY REPEATS ITSELF

اس میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔ مجرموں کو ضرور سزا دی جائے گی۔

اس لئے وہ آیات کریمہ جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کے سنائی ہیں، یہ وہی تاریخ ہے جو دہرائی جا رہی ہے جس کا ذکر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے۔

فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔

پس تم خوب دنیا میں سیاحت کرو۔ گھوم پھر کے دیکھو۔ تم دیکھو گے کہ مکذبین کی عاقبت کا انجام بہت بُرا ہے۔ "کَیْفَ" میں یہ نہیں فرمایا کہ "بُرا" ہے۔ مگر جب ایک چیز بہت ہی زیادہ درجے تک پہنچ جائے تو وہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑا کرتی کہ "بُرا" ہے یا "اچھا" ہے۔ لفظ "کَیْفَ" ہی بتا دیتا ہے کہ دیکھو دیکھو۔ اُن کا کیسا انجام ہے!

پس جب بدی حد کو پہنچ جائے تو اس کے لئے بھی "کَیْفَ" ہی استعمال ہوگا۔ اور جب کوئی "خوبی" حد کو پہنچ جائے تو اس کے لئے بھی لفظ "کَیْفَ" ہی استعمال ہوگا۔ لیکن سورۃ طور کی آیت کریمہ نے اس مضمون کو اور بھی کھول دیا۔ فرمایا۔ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔ ہلاکت ہے اس دن ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تکذیب کی راہ اختیار کی ہے۔

ان آیات پر غور کرتے ہوئے انسان کا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوتا ہے کہ سارے قرآن کریم میں کہیں مومنین کے لئے ہلاکت کا ذکر ہی نہیں آیا خواہ وہ غلطی سے ہی ایمان لانے والے ہوں۔ ڈرایا گیا ہے مکذبین کو ان کی تکذیب سے۔ اور کہیں یہ نہیں فرمایا گیا کہ دیکھو غلطی سے فلاں لوگ ایمان لے آئے تھے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ غلطی سے وہ لوگ ایک جھوٹے کو سچا سمجھ بیٹھے تھے۔ ہم نے اُن کو تباہ کر دیا۔ سارے قرآن کریم میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس میں خدا تعالیٰ نے اس صورت حال سے متنبہ فرمایا ہو کہ دیکھو، فلاں قوم نے غلطی سے ایک ایسے شخص کو قبول کر لیا تھا۔ جس کو میں نے نہیں بھیجا تھا۔ اب دیکھو، وہ کس طرح ہلاک اور تباہ کئے گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی شان ہے۔

ایمان لانے والا اگر سچے دل سے ایمان لاتا ہے تو اس کے لئے کوئی خوف نہیں کوئی ہلاکت نہیں ہے۔ لیکن تکذیب کرنے والے کے لئے ہلاکتیں ہیں۔ اور قرآن کریم میں ان ہلاکتوں کا متعدد بار اس طرح کھول کھول کر ذکر فرمایا گیا ہے کہ کسی پر یہ مضمون مشتبہ نہیں رہنا چاہئے۔

پس اس موقعے پر جب کہ غیروں کو مباہلے کی دعوت دی گئی ہے اس وجہ سے خصوصیت سے کہ یہ استہزاء میں بڑھ رہے ہیں اور اپنے گذشتہ کردار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکے۔ استہزاء میں بھی بڑھ رہے ہیں۔ ظلم میں بھی بڑھ رہے ہیں اور

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ معصوم احمدیوں پر قانونی حربے استعمال کر کے

طرح طرح کے ستم ڈھا رہی ہے۔ اور آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے حال ہی میں حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ اگر آپ چیلنج کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف بھی سمجھتے ہوں اگر آپ زیادتیوں سے باز نہ آئے اور ظلم و ستم کی یہ راہ نہ چھوڑی تو جہاں تک میں سمجھتا ہوں خدا کی تقدیر اسے مباہلے کا چیلنج قبول کرنے کے مترادف بنائے گی اور آپ سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔

تو یہ حالات جس طرف اشارہ کر رہے تھے وہاں تک ہمارے خلق کا تعلق تھا۔ اندازہ ہو رہا تھا کہ بہت سے ایسے مکذبین ہیں جو شرارت سے باز نہیں آ رہے بلکہ تمسخر اور استہزاء میں اور ظلم و ستم میں بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ سارے پاکستان میں علماء کی طرف سے بار بار یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس مباہلے کو ابتہال کی بجائے اشتعال کا ذریعہ بنایا جائے۔ اور کثرت کے ساتھ احمدیوں کے خلاف عوام الناس کے جذبات مشتعل کر کے انہیں ان کو مارنے کوٹنے قتل کرنے، لوٹنے اور ان کے گھر جلانے پر آمادہ کیا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں اس طرح ہم اپنی ایک تقدیر ظاہر کریں گے۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کی تائید کا تعلق ہے ان کے بیانات میں آپ کو کوئی ایک یقینی اظہار نہیں ملے گا۔ کہ دیکھو، خدا ہمارے ساتھ ہے۔ مباہلہ کر کے یہ لوگ اب خود تباہ ہو چکے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید سوری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ خدا کی تقدیر ان کو مٹا دے گی۔ کہیں کوئی ایسا اظہار نہیں ملے گا۔

اس کے برعکس آپ کو یہ اعلان ملیں گے کہ کچھ بھی نہیں ہونا۔

یعنی مباہلہ تو ہے لیکن ہوگا کچھ بھی نہیں۔ آپ دیکھ لینا۔

اب یہ سمجھے کیسے منہ کی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی خدا پر ایمان لاتا ہے اور مباہلے کے مضمون سے واقف ہے اور اُس پر یقین رکھتا ہے۔ اس کو یہ اعلان کرنا چاہئے کہ لو دشمن خود اپنے دام میں آگیا۔ جب اس نے اعلان کر دیا کہ اے خدا۔ جھوٹے پر لعنت ہو تو خود اپنی اس بد دعا کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ اور تم دیکھنا کہ جو کچھ ہم نہیں کر سکے تھے اس دشمن کے خلاف، اب خدا کی تقدیر ظاہر کرے گی۔ یہ ایک مومن کا ردّ عمل ہونا چاہئے۔

لیکن وہ جس کو خدا کی تقدیر پہ، خدا کی قدرتوں پر ایمان ہی نہ ہو اور وہ مذہب کو کھیل سمجھ رہا ہو۔ اس کا ردّ عمل بالکل وہی ہوتا چاہئے جو ہمارے مقابل مخالفین کا ہے۔ کہ مباہلہ تو خیر چھوڑو۔ یہ تو فضول باتیں ہیں۔ کوئی بھی نہیں ہوتا۔ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کہاں خدا ان باتوں کو سن کر قوموں کے خلاف حرکت میں آیا کرتا ہے۔ کہاں وہ جھوٹوں کو سزا دیا کرتا ہے۔ یہ سب قصے ہیں۔ ہاں ہم اپنے ہاتھوں سے ان کو سزا دے سکتے ہیں۔ اور ہم ان کو بتائیں گے کہ خدا کون ہے۔ چنانچہ وہ اس عزم کے ساتھ اٹھے ہیں کہ

دنیا سے خدا کی خدائی کی بجائے اپنی خدائی منوائیں۔

اور یہ بتائیں کہ ان کو مٹانے کی ہم میں طاقت ہے۔ یہ مباہلہ کیے پھرتے ہیں۔ کس خدا کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اس خدا نے تو کچھ نہیں کرنا۔ یہ تو بار بار اعلان کر چکے ہیں۔ ہاں ہم کچھ کرکے دکھائیں گے۔ اور انہوں نے مباہلے کا یہی مطلب سمجھا ہے۔

اس لئے اگرچہ بار ہا کثرت کے ساتھ احمدیوں کی تکلیفوں کی خبریں مل رہی ہیں لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ

ان لوگوں کا یہ مقابلہ خدا سے ہے۔

اور اس میں جماعت احمدیہ نہ کچھ کر سکتی ہے نہ اس کے کرنے کا کوئی محل اور مقام ہے۔ صرف انتظار ہے۔

خدا کی تقدیر لازماً ان کو پکڑے گی اور لازماً ان کو سزا دے گی۔ جو ان شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے

کیونکہ وہ معصوم احمدی جن کو اب سزا دی جا رہی ہے ان کو صرف اس جرم کی سزا دی جا رہی ہے کہ انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم اپنے مقدمے کو خدا کی طرف لے جاتے ہیں۔

اس لئے اس میں دنیا کا کوئی قانون ٹوٹتا ہی نہیں۔ پہلے تو ان کے پاس قانون توڑنے کے بہانے تھے۔ اس مقدمے میں تو کوئی بھی بہانہ نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ سے کھلم کھلا ٹکر ہے۔ اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ تم کو یہ بھی اجازت نہیں کہ تم خدا تعالیٰ کی عدالت تک پہنچو۔ اگر ایسا کرو گے تو ہم تمہیں سزا دیں گے

لیکن یہ حالات دیکھنے کے بعد دل خوف زدہ ہوتا تھا۔ اور اس علم کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کے مجرمین اور ان کا ساتھ دینے والوں کو سخت سزا دے گا۔ لیکن رات کی رؤیا نے میرا دل ہلا دیا ہے۔ کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا ایک قسم کا مقدر بن گئی ہے۔ اور لازماً ان میں سے ایک طبقہ ایسا، اب بھی یہی کہتا ہوں کہ سب نہیں عبرت کا نشان بنے گا۔

لیکن ان آیات میں جو دوسرا مضمون بیان فرمایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ نشان کے باوجود ضروری نہیں کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں۔

میں نے گزشتہ خطبے میں یہ دعا کی تحریک کی تھی کہ دعا کریں کہ ایسا نشان ظاہر ہو جس کے نتیجے میں ساری قوم ایمان لے آئے۔ لیکن ان آیات نے مجھے میری غلطی کی طرف متوجہ فرمایا۔ انسانی سوچ بہرحال ناقص سوچ ہے۔ کلام الٰہی نے اس مضمون پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ نشانات کو دیکھ کر قومیں ایمان نہیں لایا کرتیں چنانچہ فرمایا۔ لا یؤمنون ..... نہیں ایمان لائیں گے۔ اور پہلوں کی سنت پہ چلیں گے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان لوگوں نے جو سلوک اختیار کیا وہی یہ اختیار کریں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ خدا نے جو سلوک اختیار کیا وہی خدا تعالیٰ اختیار کرے گا۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ

اگر ہم آسمان پر ان کے لئے دروازے کھولدیں یا ایک بہت عظیم الشان دروازہ کھول دیں۔ "باباً" واحد کا صیغہ ہے۔ اور اس دروازے پر چڑھ کر یہ آسمانی باتوں پہ اطلاع بھی پا سکیں۔ اس سے بڑا اور کیا نشان ہو سکتا ہے۔ فرمایا۔ اُس وقت یہ دیکھنے کے باوجود یہ کہیں گے کہ ہماری آنکھیں تو مدہوش ہو چکی ہیں۔ ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ درست نہیں۔ آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے ..... اور دیکھو ہم تو ایسی قوم ہیں جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

اب یہ صرف تعجب کی بات نہیں بلکہ ایک تنبیہ کی بات ہے کہ بعینہٖ یہی بات بہت سے علماء نے اسلم قریشی کی بازیابی پر انہی الفاظ میں بیان کی کہ احمدیوں نے پولیس کی آنکھوں پہ جادو کیا احمدیوں نے اسلم قریشی کو پولیس سے میسمرائز (MESMERISE) کرایا۔ اور یہ سب کچھ جادو کا قصہ ہے حقیقت نہیں ہے۔

اب سنت الاولین کس طرح دہرائی جاتی ہے! حیرت ہے۔ خدا تعالیٰ کے کلام کی عظمت کو دیکھیں اور اس کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔ دل عشق عشق کرنے لگتا ہے۔ قدیم زمانے کی باتیں ہیں جن کے متعلق آدمی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس زمانے میں دہرائی جائیں گی۔ لیکن خدا کا کلام کہہ رہا تھا کہ ضرور دہرائی جائیں گی۔ اور دہرائی گئیں اور آپ کی آنکھوں کے سامنے دہرائی گئی ہیں۔

پس کوئی نشان بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ کسی قوم کو ایمان لانے پر مجبور کرکے ایمان لانے پر آمادہ کرے

ایمان کا لانا خدا کے فضل سے تعلق رکھتا ہے

وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

چنانچہ اب آپ دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو بیان کئے جاتے ہیں اور جیسے سمجھے جاتے ہیں، ایسے حیرت انگیز معجزات تھے جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں یا بعض مسلمان، قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ایک تصور باندھے ہوئے ہیں کہ وہ معجزات یہ تھے۔ اگر سو فیصد وہی تھے تو پھر دیکھیں کہ صدیوں کے مردے زندہ کئے گئے۔ اگرچہ مٹی کو مٹھی میں پکڑ کر اُس کا پرندہ بنایا گیا، اور پھونکا گیا اور وہ پرندہ اڑنے لگا۔ بائیبل میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے پانی پہ چل کر دکھایا۔ اور قرآن کریم کی آیات اور بائیبل سے مجموعی طور پر یہ تصویر نکلتی ہے کہ پیدائشی اندھوں کو روشنی بصیرت عطا کر دی۔ کوڑھیوں کو ایکدم سے اچھا کردیا۔ وہ جو ماں کے پیٹ سے جذام کی مرض لیکر پیدا ہوئے تھے ان کو ایک پھونک سے درست کردیا حیرت انگیز نشان دکھائے ہیں اور اس کے باوجود ایمان لانے والے کون تھے؟ ساری زندگی کی محنتوں کے باوجود، نشان نمائی کے باوجود کل بارہ حواری تھے جن میں سے دو نے بدبختی سے دنیا کا خوف کھا کر حضرت مسیحؑ پر لعنت ڈال دی۔

کل دس ہی رہ گئے

اب بتایئے نشان کتنے عظیم الشان ہیں کیوں نہ ہوں۔ روزِ روشن کی طرح کھلے ہوئے اور آنکھوں کے سامنے ظاہر ہونے والے کیوں نہ ہوں فی الحقیقت ایمان کا تعلق نشان سے نہیں ہے۔ ایمان کا تعلق خدا کے فضل سے ہے اسی طرح آپ قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے عظیم الشان معجزے دیکھے مگر ایمان نہیں لائے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جیسا فرقان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا۔ دنیا میں کبھی کسی نبی کو ایسا فرقان عطا نہیں ہوا جیسے کھلے کھلے معجزات حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے گئے۔ ویسے کسی اور نبی کو کبھی عطا نہیں کئے گئے ہر پہلو سے وہ روشن اور نمایاں اور اجلی تھے۔ لیکن قرآن کریم ساتھ ہی یہ بھی بیان فرماتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ جَآءَتْھُمْ اٰیَۃٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِھَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَا یُشْعِرُکُمْ ۙ اَنَّھَآ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

(سورۃ الانعام ۱۱۰:۶)

کہ یہ لوگ، محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخاطبین بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ۔ خدا کی قسم! محمد اگر ایک نشان بھی ہمیں دکھا دے صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمدؐ کے حق میں

اگر ایک نشان بھی ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

اب بتایئے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تو نشانات کی بارش ہو رہی تھی۔ آپؐ کا وجود خود ایک نشان تھا، عظیم الشان تھا ایسا نشان کہ اُس سے بڑھ کر سچائی کا کوئی نشان کبھی پیدا نہیں ہوا جو سرتاپا سچائی تھا۔ ادنیٰ سی فراست رکھنے والا انسان بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کسی دور سے بھی واقف ہو۔ آپ کو جھوٹا قرار نہیں دے سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے چہرے بھی اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوں تو وہ کہہ نہیں سکتا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ بچوں کے چہروں پر بھی سچائی لکھی جاتی ہے اُن کی فطرت کی۔ پھر جوانی میں بھی وہ سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ پھر بڑھاپے میں بھی وہ سچائی ساتھ دیتی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے

بڑا معجزہ تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تھے

اور ان ظالموں کو دیکھیں۔ گستاخی اور بدتمیزی کی بھی حد ہے۔ خدا کی قسم کھا رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں، ہاں، ہاں جائیں گے لیکن ایک نشان تو دکھاؤ۔ ایک بھی نشان نہیں دکھا سکے۔

جب غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ بات کرتے ہیں۔ تو بعض احمدی بڑی سختی تکلیف محسوس کرتے ہیں اور کلبلانے لگتے ہیں۔ کہ یہ کیا حرکت کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ایک بھی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ چنانچہ شرعی عدالت نے بھی بیان دیا ہے کہ مرزا صاحب کا باقی معجزات کی کثرت کا سچا ہونا تو الگ بات ہے۔

مرزا صاحب کی ایک بھی پیشگوئی سچی نہیں نکلی

پس یہ سنت الاولین ہے جو اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ یہی وہ تقدیر ہے یہی وہ تاریخ ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور ہمیشہ لوگ اس کو دیکھنے کے باوجود اندھے ہو جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ فرمایا کہ اُن سے کہہ دو خدا کے پاس نشانوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ بے انتہا نشان ہیں۔ سب نشان اُسی کے پاس ہیں۔ تم عقل کے اندھوں کو کس طرح ہم یہ بات سمجھا دیں کیا بات سمجھا سکیں گے کہ جب بھی وہ نشان آئیں گے۔

یہ ایمان نہیں لائیں گے

اس لئے دیکھیں کتنی نادانی تھی۔ کتنی غلطی تھی میری جب میں نے آپ سے یہ کہا کہ یہ دعا کریں کہ ایسے معجزے ظاہر ہوں۔ ایسے نشان ظاہر ہوں کہ یہ سارے ایمان لے آئیں۔ نشانوں کو دیکھ کر ہرگز قومیں ایمان نہیں لایا کرتیں۔ اگر نشانوں کو دیکھ کر قومیں ایمان لایا کرتیں تو تمام گزشتہ انبیاء کی تاریخ بالکل مختلف طور پر ظاہر ہوتی، بالکل اور رنگ میں لکھی جاتی۔ اس لئے ایک ہی طریق ہے جس کے ذریعے آپ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکتے ہیں اور کسی قوم کو توفیق مل سکتی ہے کہ وہ ایمان لے آئے وہ دعا کا طریق ہے۔ دعا یہ کریں کہ اے خدا تو اس قوم پر رحم فرما یہ ایمان لے آئے۔ یہ دعا نہ کریں کہ فلاں بات ظاہر کر دے تو یہ ایمان لے آئے گی۔ فلاں بات ظاہر کر دے تو یہ ایمان لے آئیں ایسی دعائیں اکثر بیکار چلی جاتی ہیں۔ وہ باتیں ظاہر بھی ہو جاتی ہیں پھر بھی وہ نتیجے ظاہر نہیں ہوتے جو انسان اُن باتوں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں بارہا ایسے واقعات مشاہدہ کرتے ہیں۔ میں نے آپ کو شاید پہلے بھی ایک دلچسپ واقعہ سنایا تھا۔

ہم احمدیہ ہوسٹل میں تھے جب چوہدری محمد علی صاحب، مرزا مجید احمد صاحب، میں اور ایک دو اور دوستوں نے فیصلہ کیا کہ ڈلہوزی جا کر برفباری دیکھیں۔ چنانچہ ہم نے جائزے سے یہ پتہ چلایا کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک برفباری ضرور ہو جاتی ہے۔ اگر بادل آجائیں تو! چنانچہ ہم نے اُسی وقت میں جبکہ برفباری کے امکانات بڑے روشن تھے پروگرام بنایا اور جب ہم ڈلہوزی جاتے ہوئے بس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو وہاں ایک ساتھی سے پوچھا کہ بتایئے ان دنوں میں برف کا امکان ہے؟ تو اُس نے کہا کہ اگر بادل آجائیں تو ضرور برف پڑے گی۔ کیسی نادانی تھی۔ بچپن کی باتیں ہیں۔ اُسی پر ہم نے یہ دعا کی کہ اے خدا بادل تو بھیج دے، برف ہم آپ بنالیں گے۔ اور ہمارا وہاں ایک ہفتہ یا اس سے زائد قیام رہا مسلسل چوبیس گھنٹے بادل رہے ہیں لیکن اولے برسے ہیں۔ مگر برف نہیں پڑی۔ برف کا ایک گالا بھی نہیں پڑا۔ اور ہم استغفار بھی کرتے رہے، ہنستے بھی رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوب سمجھایا ہے کہ ایسی بیوقوفوں والی دعائیں نہ کیا کرو۔

تو جو پچھلی دعا کی تحریک تھی وہ منسوخ سمجھیں۔ اُس کے کوئی معنی نہیں۔ صرف یہی ایک ہی دعا ہے کہ اے خدا تو دلوں کا مالک ہے تو قادر و توانا ہے تو رحم کرنے والا ہے۔ عرب کی قوم بھی کب معجزوں کو دیکھ کر ایمان لائی تھی۔ وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں ہی کی برکت تھی کہ وہ ایمان لے آئے تھے۔ پس پھر وہی معجزہ دکھا جو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں آپؐ کی خاطر دکھایا تھا۔ اب بھی آپؐ ہی کا سلسلہ ہے۔ اب بھی تو ہماری عزت، ہماری رسوائی کا سوال نہیں، تمام سلسلہ، تمام کاروبار حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ اور آپؐ ہی کا کاروبار ہے۔ پس اے خدا! اُس نبیؐ کی دعا کی قبولیت کی شان کو ایک دفعہ پھر ظاہر فرما دے اور اُس کے پیار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تو اس دفعہ پھر یہ معجزہ ظاہر فرما کہ ان مخالفین کے دل بدل جائیں اور یہ ہدایت پا جائیں ہمیں۔ ان کے عذاب میں خوشی نہیں۔ ان کی ہدایت میں خوشی ہے۔

احمدیہ صد سالہ جوبلی نمائش کے سلسلہ میں

ضروری درخواست

احمدیہ صد سالہ جوبلی جشن تشکر کے تسلسل میں ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور علاقوں میں تبلیغی نمائشیں لگائی جا رہی ہیں جس کے لئے ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام ممالک کی احمدیہ مساجد ومشن ہاؤسز اور دیگر اہم جماعتی تصاویر اور ہندوستان کی جملہ صوبائی زبانوں اور دنیا کے مختلف ملکوں کی زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کی ضرورت ہے جس کے لئے الگ چٹھیاں بھی لکھی جا چکی ہیں لیکن تا حال اکثر جماعتوں کی طرف سے اس سلسلہ میں کچھ بھی موصول نہیں ہوا ہے۔ لہذا عہدیداران جماعت احمدیہ اور مبلغین اور معلمین سے درخواست ہے کہ فوری طور پر مذکورہ مطلوبہ مواد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

صدر سب کمیٹی نمائش صد سالہ احمدیہ جوبلی
QADIAN. PUNJAB. 143516.

اعلان تشکر

مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ گیا (بہار) سے یہ اطلاع دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے داماد مکرم اظہر الحق صاحب اور دو بیٹوں مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب کو اپنے محکموں میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ موصوفہ نے اس موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۵۰/ روپے ادا کئے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ترقی ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔

امیر جماعت قادیان

جلسہ اظہار تشکر
اور
جے گاؤں میں تبلیغ و تربیت

جماعت احمدیہ کی صداقت وتائید میں ظاہر ہونے والے نشانات کی خوشی میں جے گاؤں میں صدر جماعت احمدیہ مکرم سید انوار الحق صاحب کی زیر صدارت جلسہ منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مباہلہ کے بعد ظاہر ہونے والے نشانات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ اور جلسہ کے اختتام پر حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس موقعہ پر غیر مسلم اور غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔

تقسیم چیلنج مباہلہ اور دو افراد کی بیعت

جے گاؤں میں مخالفین احمدیت بریلوی و دیوبندی دونوں فرقہ کے علماء و ذی اثر احباب تک مباہلہ پہنچایا گیا۔ دیوبندی مسجد میں مکرم مولوی سلیمان غنی صاحب معلم نے مکرم حافظ شمس الدین صاحب۔ حافظ ادریس صاحب۔ خلیل صاحب اور بریلوی فرقہ کے مکرم ڈاکٹر جمیل الدین اصغر۔ لال محمد صاحب عین الحق صاحب اور متعدد دوسرے احباب کو اشتہار "مباہلہ" دیا۔ واسنگ پاڑا میں بریلوی مولوی مکرم ولی محمد صاحب کو مباہلہ دیا گیا۔ لیکن انہوں نے مباہلہ لینے سے انکار کیا۔

بیعت :- دوران ماہ خدا کے فضل سے دو غیر احمدی نوجوانوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

تعلیم و تربیت :- ہر اتوار مسجد البلاغ میں احمدی و غیر احمدی بچے بچیاں قرآن کریم و دینیات پڑھ کر بچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ بچوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوگا۔

احباب جماعت کی دینی و دنیوی ترقیات اور تبلیغی مساعی بار آور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالمومن راشد مبلغ سلسلہ احمدیہ جے گاؤں

بقیہ اخبار احمدیہ

خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر امسال جلسہ سالانہ لندن کی تقریب اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی مجلس شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نمائندہ کے طور پر شمولیت کے لئے مورخہ ۲۴ جولائی کو لندن تشریف لے گئے تھے اور مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۸ء کو بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے تھے۔ اس عرصہ قیام لندن میں آپ کو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور کئی ایک جماعتی امور کو سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مفید اور با برکت بنا دے۔ آمین۔

• - مرکز قادیان میں ذیلی تنظیموں کے مرکزی اور روحانی اجتماعات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پا گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز مغرب مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مسجد مبارک میں برادرم مکرم محمد طاہر احمد صاحب ابن مکرم محمد منصور احمد صاحب ساکن قادیان کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں تبسم سنتہا بنت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

قارئین بدر سے اس رشتے کے جانبین کے لئے ہر طرح موجب رحمت و برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد انعام غوری قادیان)

ولادت

مکرم شیخ علیم الدین صاحب آف کیرنگ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/۸۸ بروز بدھ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کی پیدائش سے قبل موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا تھا تو حضور انور نے دعا فرماتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ بیٹے سے نوازے گا۔ بچہ مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کا پوتا ہے۔ محترم شیخ علیم الدین صاحب مبلغ ۵۰/ روپیہ اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے بچے کے نیک صالح خادم دین اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بچے کو وقف کر دیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید تنویر احمد قادیان

درخواست دعا

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے اکثر بچے آج کل میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں ان تمام عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالسمیع ملک مبلغ قادیان)

موقر روزنامہ "جنگ لندن" میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو

ہم نے بڑی جرأت کی ہے۔ اعلان کر دیا کہ اے خدا اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت ڈال

تمہیں یہ کہنے میں کیا تکلیف ہے۔ شرطیں جو لگا رہے ہیں یہ ان کے بھاگنے کا طریقہ ہے

موقر روزنامہ جنگ لندن نے ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تفصیلی انٹرویو جناب مدیر اور محترمہ شاہدہ نفیس نے شائع کروایا ہے۔ جس میں حضور انور کی تین تصاویر بھی محترم شاہد احمد نے زیب مضمون فرمائی ہیں۔ انٹرویو کا مکمل متن قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے درج ہے۔

ایڈیٹر

ایک وضاحت

جماعت احمدیہ کو پاکستان، سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں غیر اسلامی اور ان کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس اہم فیصلے کے باوجود جماعت احمدیہ خود کو ایک اسلامی تنظیم اور اس کے سربراہ مرزا طاہر احمد خود کو اور اپنے تمام معتقدین کو مسلمان تصور کرتے ہیں یہی ایک وجہ تنازعہ ہے جس پر اعتراضات اور جوابی اعتراضات کا ایک لامتناہی سلسلہ چلا آرہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں علمائے کرام اور خاص طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا واضح موقف خبروں اور طویل مضامین کی صورت میں شامل اشاعت ہوتا رہا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ کا مندرجات سے ادارہ جنگ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

س: مرزا صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا۔ آپ سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اگر آپ جماعت احمدیہ کا مختصر سا تعارف بیان کر سکیں تو بہتر ہوگا۔ یوں تو آپ کی جماعت کا لٹریچر ساری دنیا میں ہی پھیلا ہوا ہے تاہم جماعت کا تعارف اگر آپ کی زبانی ہو جائے۔

ج۔ یہ جو آپ نے کہا کہ ہمارا لٹریچر بہت پھیلا ہوا ہے اور لوگ اس سے واقف ہیں اس میں تھوڑا سا ابہام ہے۔ ہمارے متعلق لٹریچر تو واقعی بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ ایسا غلط احمدیت کا تصور پیش کرتا ہے کہ کسی احمدی کے وہم و گمان میں وہ احمدیت نہیں۔ عوام الناس یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں احمدیت کے متعلق پوری واقفیت ہو گئی۔ اسی لئے میں نے علماء کو جو مباہلہ کی دعوت دی ہے اس میں وہ ساری باتیں جس حد تک ممکن تھیں اور جو لوگ کہتے ہوں گے کہ جو ہم باتیں تھیں وہ درج کر دیں۔ تم کہتے ہو تم یہ ہو۔ ہم کہتے ہیں ہم یہ نہیں ہیں اور ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ ہم یہ نہیں ہیں تو تم جو کہہ رہے ہو اور تم حلف اٹھا لو کہ ہم وہی ہیں اور پھر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا جھوٹے پر لعنت ڈال دو۔ اتنی سی بات سے اس سے آپ کو پتا چل جائے گا کہ ہم کیا نہیں ہیں۔ اس میں خلاصۃً سب کچھ درج ہو گیا ہے جو ہمارے متعلق کہا جاتا ہے؟ لیکن ہم ہرگز نہیں ہیں۔ اور خلاصۃً آخر میں یہ بھی دے دیا ہے جو ہم ہیں تو احمدیت کے متعلق تعارف کے لحاظ سے وہ چھوٹا سا پمفلٹ ہے وہ آپ کے لئے کافی مفید ثابت ہوگا۔ اس پر میرے دستخط ہیں آواز کی ریکارڈنگ ہو یا دستخط ہوں ایک ہی بات ہے (مرزا صاحب نے ہمارے ٹیپ ریکارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جماعت احمدیہ نہ کوئی نیا مذہب ہے نہ کوئی نئی شریعت ہے اور نہ ان معنوں میں مرزا صاحب کو ہم نبی مانتے ہیں کہ آپ پر نیا کوئی ایسا کلام جاری ہوا جو قرآن کے علاوہ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر کسی قسم کی نبوت ہے یا اسلام سے باہر کوئی نیا مذہب ایجاد ہو

رہا ہے۔ قطعاً کوئی دور سے بھی ان باتوں سے جماعت احمدیہ کا تعلق نہیں۔ دوسرا صرف ایک اور پہلو ہے جماعت کو سمجھنے کا۔ آسمان اس سے خدا کے فضل سے باہر کے ملکوں میں تو بہت ہی وضاحت ہو گئی۔ بحث یہ نہیں ہے کہ نبی جاری ہے یا نہیں بالکل یہ بحث نہیں ہے۔ خاتم النبیین پر ہمارا کامل ایمان ہے۔ بحث یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح جو آئیں گے ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد اور امت کے عقائد کے مطابق کیا درجہ ہے؟ صرف یہ بحث ہے کیونکہ بنیادی طور پر ہم حضرت مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں جن کی پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہ تو بڑی واضح بات ہے۔ اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ جن کی پیشگوئی آنحضرت نے فرمائی تھی امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے یا نہیں یہ پہلا سوال ہے اگر امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے تو پھر ساری امت کافر ہو جاتی ہے ہمارے ساتھ جس کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ سوائے چند البوں کے اہل قرآن جنہیں پہلے ہی کافر کہا جاتا ہے۔ سب متفق ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود کو ضرور آنا ہے۔ اس لئے بحث کو بڑھانے کی بجائے مختصراً میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس بات پر اتفاق کر لیں کہ یہ دعویٰ کہ فلاں مہدی ہے یا مسیح ہے یہ خاتمیت کے خلاف نہیں ہے۔ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے یہ الگ بحث چلے گی لیکن دعویٰ فی ذاتہ نیا مذہب ایجاد کرنا ہے نہ آیت خاتم النبیین کے مقابل بنتا ہے اب اگلا قدم یہ ہے کہ مہدی کا مقام اور مسیح کا مقام کیا ہے؟ کیا وہ امتی نبی کا مقام ہے یا امتی نبی کا نہیں بلکہ عام مجدد کا مقام ہے؟ یہاں جا کے بات کھل جاتی ہے۔ یہاں میں آپ کو متفق علیہ بات بتاتا ہوں مسیح موعود کے آنے کے متعلق تمام علماء متفق ہیں کہ وہ بطور نبی آئیں گے۔ مگر جب پوچھا جائے اور یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں کہ پھر یہ نبی خاتم النبیین کے بعد کیسے آئے گا تو کہتے ہیں امتی ہوگا۔ ہے تو پرانا یعنی وہی جو بنی اسرائیل کی طرف آیا تھا۔ لیکن وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ہو جائیگا۔ امتی بن جائے گا۔ آپ کا تابع اور غلام ہو جائے گا۔ اس لئے ختمیت کے منافی نہیں ہم بھی تو یہی کہتے ہیں بعینہٖ یہ عقیدہ ہے ہمارا اختلاف ہے شخصیت کا پرانا دوبارہ آئے گا۔ اور امتی بنے گا یا امت میں سے اسے مقام ملے گا حیثیت کا۔ اس لئے جب بات کو دوسری طرف سے بولنا شروع کرتے ہیں تو اتنا بڑا افسانہ گھڑ لیتے ہیں کہ قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بالکل ایک نیا مذہب، خاتمیت کو توڑ کر اور نعوذ باللہ ڈاکے ڈالے گئے اس قسم کی باتیں استعمال کرتے ہیں ہمارے متعلق لیکن اس طرح جس طرح میں نے اتفاق سے بات شروع کی ہے جہاں ہمارا اتفاق ہے پہلے وہاں اکٹھے ہو جائیں اور آگے بڑھتے جائیں تو مضمون خود کھلتا چلا جائے گا کہ ہم ہیں کیا۔ کم سے کم ہمیں صحیح طور پر سمجھیں تو پھر بعد میں مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن یہ ظلم نہ کریں کہ جو ہم نہیں ہیں وہ ہمیں کہیں۔ صرف یہ ہے ہماری استدعا کہ اس رنگ میں جماعت احمدیہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے دوسرا پہلو ہے مہدویت کا امام مہدی کا مقام کیا ہوگا۔ آپ یہ دیکھیں کہ تمام علماء ہمیں کافر کہتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی عام مجدد سے بالا ہیں عام مجدد اور امام مہدی میں فرق ہے۔

آپ ان سے پوچھیں کہ وہ فرق کیا ہے؟ تو آخر زبان یہاں ٹوٹے گی آکے کہ نبوت

مجدد کا ماننا ضروری نہیں لیکن امام مہدی کا ماننا ضروری ہے کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ خدا نے خود اس کو امام بنایا ہے اور کسی مجدد کو خدا نے امامت کا مقام عطا نہیں فرمایا۔ شیعہ عقیدے کے مطابق امام مہدی اور ہوگا اور ہمارے نزدیک آنے والا سنی عقیدہ کے مطابق اور ہوگا لیکن اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کو خود خدا بنائے گا اور جس کو خدا امام بنا دے اس کا انکار ممکن نہیں۔ چاہے کچھ نام رکھا ہو۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے اب آپ اگلا سوال خود علماء سے کر کے دیکھ لیجئے کہ کیا قرآن کریم میں نبی کے علاوہ کسی اور انسان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو ہمارے بنیادی عقائد ہیں بنائے ایمان۔ آپ کو یاد ہوں گے۔

(۱)۔ اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے (۲)۔ فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے نہ اللہ انسان ہے اور نہ فرشتہ انسان (۳)۔ کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ وہ بھی انسان نہیں (۴)۔ یوم آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اور (۵)۔ انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔

انسانوں میں سوائے نبی کے اور کسی پر ایمان لانا ضروری نہیں قرآن کریم اٹھا کے دیکھ لیجئے اور یہ سب کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ جہاں تک مسیح کا تعلق ہے پہلے ہی مانتے ہیں جہاں تک مہدی کا تعلق تھا نام نہیں دیتے مگر عقیدہ یہی ہے کہ وہ نبی ہوگا۔ کیونکہ نبی کی دو بنیادی صفات ایسی ہیں جن کو خود یہ امام مہدی میں مانتے ہیں۔ اس کو امتی نبی نہیں کہتے مانتے ہیں کہ امام خدا بناتا ہے اور وہ خود خدا بنائے گا اور اس کا انکار کافر کر دیتا ہے اس کا ماننا ضروری ہے یہ دو باتیں متفق علیہ ہیں نبی اور کس کو کہتے ہیں کوئی تعریف اور نکال کے دکھا دیجئے جس سے امام مہدی نبوت سے باہر نکل جائے ساری تاریخ انسانی اٹھا کر دیکھئے کوئی ایسا انسان نکال کر دکھائیے جس کو خدا نے امام بنایا ہو اور اس کا ماننا ضروری قرار دیا ہو اور وہ نبی نہ ہو آخر کو بات وہیں آ کے ٹھہرتی ہے کہ امتی ہے۔ نئی شریعت نہیں لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا تابع ہے آپ کے ارشادات کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں کر سکتا اور کامل طور پر آپ کا غلام ہے۔ تمام عقائد کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھتا ہے۔ اگر یہ ہے اور خدا نے اس کو امام بنایا ہے تو امتی نبی ہو نا خاتمیت کے منافی کیسے ہو جائے گا جب کہ مسیح بھی تو بہرحال اسی رنگ میں آ رہا ہے اس کو بھی تو امتی تصور پر آپ نے مانا تھا۔ یہ ہے احمدیت کا خلاصہ۔ اس کے سوا وہ تمام باتیں جو ہمارے متعلق کی جاتی ہیں غلط ہیں اس میں آگے چل کر ایک دوسرا فرق بھی آ جاتا ہے تا کہ وہ بھی متعرفی کر دوں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو القابات ہیں۔ ایک پہلو سے مسیح کہلا رہا ہے ایک پہلو سے مہدی کہلا رہا ہے۔ باقی مسلمان علماء جو ہمارے مخالف ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی امت محمدیہ میں پیدا ہوگا اور مسیح آسمان سے اترے گا۔ جو زندہ آسمان پر بیٹھا ہوا ہے اب ہمارے عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے نا کہ ایک زمین پر اور ایک آسمان پر تو واقعتاً زمین آسمان کا فرق پڑ گیا۔ لیکن جواب اس کا آسان ہے۔ اگر قرآن کریم سے یہ ہم ثابت کر دیں کہ وہ مسیح جسے وہ زندہ آسمان پر موجود مانتے ہیں وہ فوت ہو چکا ہے تو پھر وہ تو دوبارہ نہیں آ سکتا نازل ہونے کا تو ذکر ہے زمین سے نکلنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔ اب صرف یہ بحث رہ جائے گی پھر کہ کیا یہ حدیثیں سب غلط ہیں۔ اگر مسیح فوت ہو گئے ہیں تو پھر ان حدیثوں کا کیا بنا جن میں ذکر ہے اور کثرت سے ذکر ہے کہ مسیح نازل ہوں گے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ مذہبی دنیا میں یہ تو عام بات ہے کہ ایک کا نام لیا جاتا ہے اس کی خو اور اس کی سیرت پر کوئی اور آ جاتا ہے اور خود مسیح کے وقت میں بھی یہی ہوا تھا۔ یعنی حضرت مسیح سے پہلے بائبل میں پیشگوئی تھی کہ ایلیا نبی آسمان سے اتریں گے اور پھر مسیح آئیں گے بالکل یہی نقشہ تھا جو آج مسلمانوں کے انتظار کا ہے۔

یہی یہود کے انتظار کا تھا اس پر جب مسیح نازل ہو گئے اور کوئی نبی آسمان سے نہیں اترا بظاہر تو یہود نے ان کے ماننے والوں کو چھیڑنا شروع کیا یہ ٹیسٹامنٹ میں موجود ہے کہ بہت تمسخر کیا کہ پہلے تم ایلیا کو آسمان سے اتار لو پھر ہم تمہارے رسول کو مانیں گے حضرت مسیح نے اس کا جواب جو دیا وہ بھی بائبل میں لکھا ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جون دی بیپٹسٹ جو یوحنا یعنی حضرت یحییٰ تھے وہی ایلیا ہے جس نے آسمان سے آنا تھا چاہو تو یقین کرو چاہو تو نہ کرو۔ AS SIMPLE AS THAT. آسمان سے آنا کسی کا دوبارہ آنا جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے محاورہ میں پیغام ہوتے ہیں۔ کوئی آسمان سے نہیں اترا کرتا۔ اس پہلو کو ہم اور کھول کے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ساری دنیا کی مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ جانے والوں کا تو ذکر ملے گا۔ آنے والوں کی دلیل ملے گی لیکن کہیں ایک جگہ دکھا دیں کہ آپ نے آسمان میں جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہ قطعی راستہ ہے آتا ہوا دکھائی نہیں دیتا لیکن الٹی فرقوں میں آپ کو یہ لیٹے ماننے والے مل جائیں گے جو کہتے ہیں کہ آیا تو تھا مگر پہچانا نہیں گیا۔ زمین سے پیدا ہوا اور لوگوں نے پہچانا نہیں یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس نے آسمان سے اترنا تھا۔ یہی دعویٰ کا ہے جو ہر دفعہ دنیا کو محسوس ہوتا ہے۔ آسمان سے آنے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ کوئی جسموں سمیت لٹکتا ہوا آسمان سے اترے گا نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ایسا تمسخر مذہب میں جائز ہے۔ خدا بھیجتا بندوں سے ہی ہے کہتا ہے کہ یہ میری طرف سے ہے اور اس سے دعویٰ محسوس ہوتا ہے چنانچہ اسی بات کو مزید کھولتے ہوئے ہم اپنے بھائیوں سے گذارش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح آئے اس سے بہتر آنا کوئی اور ہو سکتا ہے اس پر کیوں نہیں غور کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح بھیجا انسانوں میں پیدا کیا اور نہایت ہی منکسر المزاج اور تمام عظمت و برتری کے باوجود فرماتے ہیں کہ جہاں تک میری حیثیت کا تعلق ہے تو میں تم جیسا ہوں آدم سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مذہب کی تاریخ میں قرآن کریم نے جو ہمارے سامنے پیش کی ہے ایک بھی انسان آسمان سے اترتا دکھائی نہیں دیتا۔ اور پھر اگر آسمان سے کوئی اترے گا وہ اصلاح کیسے کر سکے گا اس پر تو کافر اور ہر قسم کے لوگ ایمان لے آئیں گے وہ سامنے آ کر جو اترے گا۔ ایمان جو اصلاح کرتا ہے وہ اس طرح کرتا ہے کہ آزمائش میں ضرور ڈالے جاتے ہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اصلاح فرمائی وہ اس طرح سے ماننے والوں کو مشکلات پڑتی تھیں ان کو زمین پر گھسیٹا جاتا تھا۔ ان کو لا الٰہ کہنے کی قیمت دینا پڑتی تھی۔ ان کے گھر جلائے جاتے تھے ان کو لوٹا جاتا تھا۔ انسان کی اصلاح ہوتی اسی وقت ہے جب قربانیوں سے گزرتا ہے اس کے سوا فارمولا ہی کوئی نہیں۔ ہر دوسرا فارمولا خیالی ہے۔ قصہ ہے جادو گری ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جب تک قوموں کو ابتلاؤں میں سے نہ نکالا جائے ان کی اصلاح نہیں ہوتی مذہبی اصلاح تو بہت بڑی چیز ہے سیاسی اصلاح کے لئے بھی وہ سیاسی جماعتیں زندہ ہوا کرتی ہیں جو قربانیاں دے کے آگے آتی ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی تاریخ میں جو فرق پڑا ہے وہ یہی ہے کہ کانگریس نے لمبا عرصہ قربانیاں دی تھیں اور مسلمانوں نے ایک جذباتی جوش میں آ کر ایک دم ایسا اظہار کیا کہ پاکستان وجود میں آ گیا مگر اس کے پیچھے تاریخ نہیں ہے کوئی قربانیوں کی تو اسی طرح وہ نظریہ بلبلے کی طرح پھٹ بھی گیا وہ نظریہ اس کے ابتدا سے کب جاری ہوا ہے۔ مارشل لا لگے کوئی کسی نام پر آیا کوئی کسی نام پر قومیت کا تشخص نہیں بنا اب تک جو ہندوستان میں ہے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک ایک معمولی سیاسی غلط فہمی جب تک قوم قربانیوں سے نہ گزرے اس کا احیاء نہیں ہو سکتا۔ اس میں ملت کی صفات نہیں پیدا ہو سکتیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مذہب میں قربانیوں کے دور سے گزارے بغیر اللہ تعالیٰ اچانک ساری قوم کو زندہ کر دے۔ اس لئے یہ تصور درست نہیں جو ہمارے علماء کا ہے ہم اس تصور کو مان ہی نہیں سکتے یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے ان کا تصور یہ ہے کہ ہم جو مرضی کرتے پھریں اچانک ایک دن آسمان سے ڈنگ ڈنگ کرتا ہوا لٹکتا ہوا مسیح اترے گا اور آتے ہی وہ ہمارے سارے دشمنوں کو مار دے گا ساری امتوں کو چاہے ہمارے ہاتھوں پکڑا دے گا ہم سارے مرحلوں سے نکل کر عروج کے تخت پر متمکن ہو جائیں گے مہدی کیا ہوگا ان کا تصور سن لیجئے۔ مہدی وہ ہے جو ساری دنیا کے خزانے اکر لوگوں کو بانٹنا شروع کر دے گا اب ساری دنیا کی لڑائیاں دو ہی وجوہ سے ہوتی ہیں یا سیاست کے لئے یا اقتصادیات کے لئے انفرادی طور پر حسن و محبت کے قصے آ جاتے ہیں مگر میں قومی لڑائی کی بات کر رہا ہوں۔ دو ہی وجوہ ہیں اب جس قوم کو یہ فارمولا مل گیا ترقی کا کہ تم بیٹھے رہو کسی سیاسی فلسفے کی ضرورت نہیں قابض ہونے دو دنیا پر یہود کو ہنود کو اور دوسروں کو جب تمہارا وقت آئے گا تو مسیح اوپر سے اتریں گے اور تمہیں تخت پر بٹھا دیں گے یہی ہے نا خلاصہ! اس پر سارا ہم سے جھگڑا ہو رہا ہے قتل و غارت کی ترغیب دی جا رہی ہے کہتے ہیں کہ مہدی آئے گا اور خزانے بانٹے گا اتنے خزانے دے

کا کہ لینے والا انکار کر دے گا اس پر آپ ذرا سا غور کر کے دیکھیں اوّل تو یہ کہ انسانی فطرت میں نہیں ہے کہ غزانے لینے سے انکار کر دے۔ قرآن میں ہے کہ اس کو ایک وادی دیں تو دوسری مانگتا ہے اور جہنم کی یہی سیٹرھی ہو ہے کہ ھل من مزید جہنمی وہ ہیں جن کے پیٹ نہیں بھرتے۔ اگر اتنی دولت مل جائے کہ سب کے پیٹ بھر جائیں اور لوگ کہیں کہ اب نہیں چاہیئے تو یہ فرمایئے کہ اس دولت کا کیا بنے گا وہ تو مٹی ہو جائے گا اقتصادیات کا بنیادی اصول ہی نہیں بنا ان کو جہاں افراط زر ہو وہاں چیزوں کی قیمتیں چڑھنی شروع ہو جاتی ہیں اور روپے کی قیمت گرنا شروع ہو جاتی ہے اور اگر افراط زر انتہا ہی ہو جائے جیسا کہ نقشہ یہاں کھینچا گیا ہے تو دولت مٹی ہو جائے گی اب ایک شخص کسی موچی کے پاس جاتا ہے کہ میرے جوتے میں دو ٹانکے لگا دو۔ وہ کہے گا کہ میں کیوں لگاؤں جناب! تو وہ کہے گا کہ ہزار روپے لے لو۔ بھاؤ تاؤ چلے گا وہ کہے گا دس کروڑ لے لو۔ موچی کہے گا میں لیتا ہی نہیں میں تو خود واپس کر آیا ہوں۔ مرغی کا ایک انڈا نہیں مل سکے گا۔ تو یہ تمسخر نہیں تو اور کیا ہے یہ تمسخر ہے اقتصادیات سے تمسخر ہے مسلمانوں کی حیات سے یہ تصور ہے کیا ہیں تجھے تو کوئی جان نہیں۔ اور ایسے آنحضرتؐ سے منسوب کیا جاتا ہے کتنے ظلم کی بات ہے کہ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ کہ وہ کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے اور اس کی طرف دونوں تصور ایسے منسوب کر دیئے کہ کوئی دنیا کا انسان جسے سیاست یا اقتصادیات کی الف ب بھی آتی ہے وہ ان تصورات کو قبول نہیں کر سکتا۔ یہ جھگڑا ہے ہمارے فلسفے میں اختلاف ہے ہم کہتے ہیں کہ فارمولا وہی چلے گا جو آدم سے لے کر رسول کریمؐ تک چلا ہے تب خدا ترقی دے گا جب ہم دولت لیں گے نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی دولت دیں گے۔ یہ فارمولا ہے جو قرآن نے پیش کیا۔ جب ہم حکومت کی خاطر نہیں بلکہ خود سرداریاں چھوڑ دیں گے دین کی خاطر یہی فارمولا ہے جو ہمیں سنت میں نظر آتا ہے اور تمام انبیاء کی تاریخ میں نظر آتا ہے وہی قوم ترقی کیا کرتی ہے جسے بادشاہت میں دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ وہ انسانی قدروں اور انسانیت کے فروغ میں دلچسپی رکھتی ہے خواہ وہ ابوہریرہ ہوں یا کوئی اور ہوں قیصر و کسریٰ کے تخت کی چابیاں ان کے سپرد کر دی جاتی ہیں۔ لیکن جس کو حکومت کا شوق ہو اس کو اللہ تعالیٰ حوالے کر دے تو کیا رہ جائے گا باقی وہ تو لوٹ کے کھا جائیں گے سب کو جو ہمارے ملک میں ہو رہا ہے جو آتا ہے حکومت میں وہ سب کچھ تباہ کر دیتا ہے تو یہ ہے احمدیت۔

★ مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے بارے میں ان کی آمد کے بارے میں قرآن پاک میں کچھ نشانیاں ہیں کچھ علامات ہیں ان سے انکار تو کسی بھی مسلمان کے لئے ممکن نہیں تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی پر یہ تمام نشانیاں یہ تمام علامتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ج ۔۔۔ پہلے تو یہ کہ اگر آپ کا تصور ہی بگڑ جائے تو آپ کیسے پہچان سکتے ہیں اگر آپ کے ذہن میں یہ تصور ہو کہ مسیح کو آسمان سے اترنا ہے تو کوئی شخص خواہ کیسے ہی دلائل دے مگر چونکہ وہ زمین سے پیدا ہوا ہے اس لئے آپ اس کو رد کر دیں گے اسی سے تو میں نے بات شروع کی تھی پہلے قرآن کریم اور حدیث سے صحیح تصور معلوم کریں کہ ہے کیا؟ مثلاً مسیح کے متعلق تو میں نے بتایا کہ آسمان سے اترنے کا تصور ہے حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر مسیح کے فوت ہونے کا ذکر ہے احادیث میں نزول کا ذکر ہے مگر آسمان سے آنے کا نہیں قرآن کریم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا ہم نے تم پر ذکر رسول نازل فرمایا ...... اب بتایئے نازل کے کیا معنی ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے ہم نے لوہے کو نازل کیا ہم نے چوپایوں کو نازل کیا ہم نے کپڑوں کو نازل کیا یہ ساری چیزیں کہاں سے نازل ہوئیں؟ زمین سے تو یا کہاں سے۔ لیکن یہ زمین سے قرآنی محاورے کے مطابق ہم بات کرتے ہیں کہ نزول کا یہ مطلب ہے یہ نہیں ہے جب تک یہ بحث نہ ختم ہو کہ آسمان سے اترنا ہے یا زمین سے نکلنا ہے بات ہی ختم نہیں ہوتی مہدی کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ احادیث میں کثرت سے ذکر ہے اور واضح طور پر ہے لیکن قرآن کریم میں جہاں ذکر ملتا ہے وہاں امام مہدی آئے گا کے طور پر کہیں نہیں ملتا مگر ایک رنگ میں بہت ہی خوبصورت ذکر ہے جسے علماء نہیں پہچان سکتے۔ قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان کی فہرست شمار کر کے فرمایا وَجَعَلْنَا

مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا۔ ہم نے ان کو امام بنایا يَهْدُوْنَ یعنی ہدایت دیتے ہیں ہم سے ہدایت پا کے، جو ہدایت پائے اس کو کہتے ہیں مہدی اور جو خود ہدایت دے وہ ہادی کہلاتا ہے قرآن کریم کی رو سے انبیاء امام مہدی ہوتے ہیں اگر انسان گہری نظر سے مطالعہ کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام پیشگوئیوں کی بنیاد قرآن کریم میں مل جائے گی یہ کہنا غلط ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کوئی الگ بات کی ہے جو قرآن کریم میں نہیں ہے اس لئے امام مہدی کی پیشگوئی کو بھی ہم قرآن کریم سے ہی نکلتے ہیں دوسرے اس وجہ سے ہم مانتے ہیں کہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے وحی الٰہی کے کوئی بات نہیں کرتے۔ اپنے نفس یا اپنی خواہش سے کوئی کلام نہیں کرتے گویا کہ تمام احادیث جو سچی ہیں وہ وحی الٰہی پر مبنی ہیں تو ہم جب حدیثوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہاں ایک چیز آپ کو واضح نظر آئے گی کہ امام مہدی کے متعلق احادیث کی پیشگوئیوں میں اتنا اختلاف ہے کہ کسی اور پیشگوئی کے باب میں نہیں ہے وجہ اس کی واضح ہے وجہ یہ ہے کہ امام مہدی کے دعویدار بہت سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں اور جتنے دعویدار تھے انہوں نے یا ان کے مریدوں نے اپنی مرضی کی کوئی حدیث بنالی ہے اس لئے یہ سارا مضمون آپ کو پھیلا ہوا اور ایک دوسرے سے متقابل دکھائی دے گا لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں تو ان میں سے ہر حدیث جو وہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اتفاقی حادثات کے نتیجے میں ضرور پوری ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ اس کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا ماں کا نام آمنہ ہوگا اور اس کا نام محمد ہوگا۔ اب بتایئے یہ حدیث الٰہی ہے یا نہیں کہ کسی شخص کے متعلق اتفاقاً پوری ہو جائے۔ چنانچہ یمن میں ایک صاحب امام مہدی ہونے کے دعویدار تھے۔ ان کے باپ کا نام عبداللہ، ماں کا نام آمنہ اور خود ان کا نام محمد تھا۔ اور وہ سید خاندان سے تھے۔ اگر ایسی علامتیں قابل اعتقاد ہوں تو ساری اُمت کو انہیں مان لینا چاہیئے تھا پھر اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو اس فرقہ کے دور میں نہ بنی ہو جس میں امام مہدی کا دعویدار پیدا ہوا ہے اور جس کا تعلق اتفاقات سے نہ ہو اور انسان کے بس میں نہ ہو کہ اُسے پورا کر دے اگر ایسی کوئی حدیث ملے تو آپ کے خیال میں وہ قابل اعتقاد ہوگی یا نہیں جماعت احمدیہ ایسی ہی ایک حدیث پیش کرتی ہے۔ جو یہ ہے۔

لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے "ہمارے مہدی کے لئے دو علامات ہیں" ہمارے مہدی کہنے سے پتا چلا کہ اور بھی کئی مہدی ہوں گے ہم جس کو مہدی کہہ رہے ہیں وہ اور ہے اس کی جو علامات ہیں وہ جب سے دنیا بنی ہے کسی اور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئیں پہلی دلیل یہ ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا اپنی پہلی رات کو اور سورج کو گرہن لگے گا اپنے درمیانی دن کو اور یہ دونوں باتیں ایک ہی مہینے میں ہوں گی۔ اور وہ مہینہ ہوگا رمضان کا اب اتفاقات تو ہوتے رہتے ہیں مگر یہاں اتفاقات اکٹھے ہوتے جا رہے ہیں اور چونکہ یہ گواہ ہوں گے کسی کی صداقت پر اس لئے اس وقت امام مہدی کا موجود ہونا ضروری ہوگا۔ یہ اس کے اندر دلیل ہے کیونکہ دلیل دیکھ کر اگر کوئی دعویٰ کرے گا تو وہ کیسے قبول کیا جائے گا تو شرطیں یہ ہوئیں کہ ایک امام مہدی ہو دعویدار اسی کے زمانے میں جب وہ دعویٰ کر چکے تو چاند پہلی تاریخ کو گرہن لگے سورج درمیانے دن کو گرہن لگے اور مہینہ رمضان کا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماموریت کا دعویٰ ۱۸۸۲ء میں کیا اور ۱۸۸۹ء میں جماعت بنائی اور ۱۸۹۴ء میں یہ گرہن کا واقعہ ہو گیا کہ قادیان کے افق پر اور ہندوستان کے افق پر جہاں یہ دعویٰ کیا گیا تھا۔ اب یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کہ افق سے کیا مراد ہے کیونکہ چاند اور سورج کا گرہن دنیا کے ہر افق پر نظر نہیں آیا کرتا۔ بلکہ اس کا ایک خاص دائرہ ہے اور اس کے بیچ چاند گرہن لگ سکتا ہے اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑے غور سے سمجھنے والی ہے بہت باریک ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں امام مہدی نے دعویٰ کیا اسی افق پر ایک ہی مہینے میں چاند اور سورج کا اس طرح گرہن میں آنا ضروری ہے۔

پھر ایک اور لطیف نکتہ ہے اس میں کہ پہلی رات اور درمیانے دن سے کیا مراد ہے اس کو آپ متعین کر لیں تو ساری بات سامنے آجاتی ہے ساتھ ہی طور پر کوئی اندازے کی بات نہیں رہتی اب اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں مہینے کی پہلی رات کو اور مہینے کے درمیانی دن کو یا چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور سورج گرہن کے دنوں میں

سے درمیانی دن کو نہ لگتی ہو۔ پر یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ جب سے دُنیا بنی ہے اور جب تک رہے گی تین دن کے سوا سورج گرہن نہیں لگ سکتا اور تین راتوں کے سوا چاند کو گرہن نہیں لگ سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق زمین اور سورج کی گردش سے ہے۔ وہ تین راتیں کون سی ہیں ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کی راتیں اور دن کون سے ہیں ۲۷، ۲۸ اور ۲۹۔ اس لئے اگر ۱۳ کو گرہن لگے تو وہ گرہن کی راتوں کی پہلی رات ہوتی اور ۲۸ کو سورج کو گرہن لگے تو وہ درمیانہ دن ہوگا اور بعینہٖ یہی ہوا۔ قادیان کے افق سے مراد اس تمام علاقے کا افق ہے جس میں لاہور وغیرہ سب شامل ہے رمضان کا مہینہ تھا ۱۸۹۴ء کا واقعہ ہے اس میں پہلی رات کو چاند گرہن لگا اور درمیانی تاریخ میں سورج کو۔ جب یہ واقعہ ہوا تو بہت سے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول بھی کیا لیکن علماء نے پھر گریز کا ایک راستہ نکال لیا۔ اور انہوں نے کہا کہ مہینہ کی پہلی مراد تھی گرہن کی پہلی رات مراد نہیں تھی۔ اب آپ یہ دیکھیئے اگر اتنا فرق پڑے گرہن کی تاریخوں کا تو زمین اور چاند کی گردش کو کتنا تبدیل کرنا پڑے گا کہ قیامت کبریٰ برپا ہو جائے کوئی رہے گا ہی نہیں دیکھنے والا۔

★ جی ہاں یہ تو نظام شمسی کا مسئلہ ہے۔

ج — جی ہاں اسارا نظام درہم برہم ہو جائے گا قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ان کی رفتاروں کو ہم نے معین کیا ہے انہیں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا تو قرآن کے مخالف کیسے واقعہ ہو جائے گی۔ اوّل تو یہ اور دوسرے یہ کہ پہلے دن کا چاند جیسا نظر آیا ویسا نہ نظر آیا۔ اس کو دیکھنے کے لئے لوگ انگلیاں اُٹھا رہے ہوتے ہیں تو غائب ہو جاتا ہے اور پھر سے بیچارے کو گرہن لگ جائے تو رہے گا کیا وہ تو نکلے گا ہی نہیں کوئی گنجائش ہے وہاں گرہن کی ہلکا سا سایہ پڑ جائے تو اس کی تو موت ہو جائے گی۔ امام مہدی کہے گا دیکھو چاند کو گرہن لگ گیا۔ وہ کہیں گے کہاں ہے ہمیں یہ کون سی دلیل ہے۔ دلیل تو روشن ہونی چاہیئے اتنا انتظار کیا اور آخر میں جا کے یہ قصہ نکلا دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو جو افصح العرب تھے قرآن کے بعد سب سے زیادہ فصاحت و بلاغت تھی آپ کی۔ کیا آپ کو عربی نہیں آتی تھی پہلے تین دن کے چاند کو بھلا قمر کون کہا کرتا ہے اگر پہلے تین دن کا چاند گرہن ہوا ہو تو اس کو تو ہلال کہتے ہیں۔ رویت ہلال کمیٹی تو آپ نے سنی ہو گی رویت قمر کمیٹی کہیں نہیں سنی ہو گا۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذہن میں یہ تھا کہ پہلی تین راتوں کا چاند وہ چاند ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں تو آپ فرماتے اوّل لیلۃ من الھلال ہلال کی تین راتوں میں سے پہلی رات کو لگے گا اس لئے کسی پہلو سے دیکھ لیجئے یہ بات بالکل بے معنی اور لغو ہے دوسرا بات بنتی ہے سورج گرہن کے دن اور چاند گرہن کی راتیں شمار کی جائیں تو وہ پوری ہو چکی ہے اس وقت اتنا تو وقت نہیں کہ تفصیل سے سارے دلائل دوں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں ساری بنیادیں موجود ہیں قرآن و حدیث کی ایک بھی دلیل ہم اس سے باہر کی پیش نہیں کرتے ایک مثال دیتا ہے آپ کے سامنے میں نے تیجولی کے منجمد ان جو فلکیات کے ماہر ہیں اور انہیں انڈیا کا بہترین ایوارڈ بھی ملا ہے وہ احمدی ہیں اللہ کے فضل سے۔

میں نے ان سے کہا کہ منجم تو خواہ مخواہ ہم پر اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ فلاں وقت ہوا تھا میں نے ان سے کہا کہ آپ سائنسی طور پر سارا ریکارڈ دیکھ لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت سے آج تک اور ان باتوں کا بتائیں کہ کیا دو اکٹھی ہوئی تھیں مہدی ہونے کا دعویدار بھی اور چاند اور سورج کو ان تاریخوں کو گرہن لگا ہو۔ اور اُفق پر اکٹھا ہوا ہو۔ جس پر وہ دعویدار آیا تھا۔ سارا ریکارڈ انہوں نے مجھے بھیج دیا ہے میں نے کہا ہے کہ وہ ریویو میں شائع بھی کر دیں آپ حیران ہوں گے دیکھ کر کہ کہیں ایسا واقعہ نہیں ہوا پس لمعہ فکریہ والی بات کتنی درست ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے کسی دعویدار کے حق میں خدا نے یہ دو نشان اس شکل میں نہیں دکھائے۔

سوال۔ آپ اجازت دیں میں اپنی بات پوری کر لوں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اور خدا نے میرے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو ایک مرد عورت کے ساتھ کرتا ہے۔

جواب ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین سب جھوٹ ہے آپ کو پتہ ہے حوالہ کس کا دیا ہے۔

سوال ۔ ایک کتاب ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی۔

جواب ۔ نہیں نہیں اللہ یار نام کا کوئی آدمی ہے جس کی کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ

احمدی تھا ہی نہیں۔ جماعت کا مخالف تھا۔

سوال۔ ویسے وہ کشتی نوح ہے۔

جواب۔ بالکل نہیں...... آپ حوالہ نکال کر دیکھیں تو سہی...... ان کو پتہ تھا کہ احمدی نہیں ہے وہ شخص۔ اگر کوئی عیسائی یہودی وغیرہ اس قسم کی بکواس امہات المومنین کے متعلق کرتا ہے اور اپنی کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو آپ اس پر لعنت اللہ ہی کہیں گے۔ حوالہ حضرت مرزا صاحب کا وہ نہیں دے رہے جھوٹ بولتے ہیں۔

سوال۔ حقیقت الواقعہ اور وہ ......

جواب۔ جماعت کی کتاب ہی نہیں۔

سوال۔ جماعت کی صرف ایک کتاب تذکرہ ہے۔

جواب۔ نہیں نہیں بہت سی کتابیں ہیں ...... حوالے بھی دیئے ہیں انہوں نے مگر جہاں جہاں حوالے دیئے ہیں وہیں اس کا جواب موجود ہے جن معنوں میں وہ ان عبارتوں کو لیتے ہیں وہ معنیٰ مراد ہی نہیں ہیں۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں اب جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں حکم ہے لا تقربوا الصلوٰۃ نماز کے قریب نہ جاؤ اس لئے ہم تو نماز اب نہیں پڑھیں گے لیکن اس سے آگے جو کہا ہے وہ بھی تو دیکھو سیاق سباق دیکھو CONTEXT دیکھو ہمارا تو صرف یہی جھگڑا ہے اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ اتنی لمبی بحثوں کا اتنی کتابیں دیکھنے کا مسلمان عوام الناس کو تو وقت نہیں مل سکتا نہ اتنا فہم ہے۔ خلاصۃً میں نے یہ مسلک کیا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں کا یہ مطلب ہے اگر یہ مطلب ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پھر ہم بھی آپ سے متفق ہیں کہ ہم مسلمان نہیں آپ کہتے ہیں ان باتوں کا یہ مطلب ہے ہم کہتے ہیں اچھا اگر یہ مطلب ہے تو احمدیت جھوٹی ہے پھر خدا کی لعنت پڑے ہم سے تو پوچھو کہ ہم کیا کہتے ہیں ہم کیا سمجھتے ہیں وہ یہ ہے میں نے الگ صاف لکھ دیا۔ اس لئے سارے الزامات کا یکطرفہ جواب دیدیا کہ جھوٹ ہے ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں آپ یہی کہہ سکتے ہیں ناکہ نہیں ہے تم دھوکہ دے رہے ہو۔ میں کہتا ہوں اچھا خدا عالم الغیب والشہادۃ ہے اس کے پاس مقدمہ لے جاؤ اب جھگڑے کافی لمبے ہو گئے ہیں۔ اللہ کو فیصلہ کرنے دو اس طریق فیصلہ پر ان کو کیا اعتراض ہے۔

سوال ۔ آپ نے ذکر کیا تھا ہندوستان پاکستان کے حوالے سے کہ پاکستان جیسے وجود میں آیا اور غیر قومیت کا جو تصور تھا وہ فیل ہو گیا یہ نہیں ہو سکا کیا اسلام میں قومیت کا تصور پایا جاتا ہے۔

جواب ۔ نہیں ...... بالکل نہیں پایا جاتا اگر پایا جاتا تو آپ پاکستان بنانے کے لئے افغانستان کے ساتھ کیوں نہیں متحد ہو گئے۔ بنگلہ دیش کیوں پیچھے اور ایران کے ساتھ کیوں نہ متحد ہوئے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر مڈل ایسٹ میں کیوں نہ داخل ہو گئے۔ عجیب تضاد ہے دعوے اور عمل میں جائز بات نہیں ہے۔ پاکستان بنا ہے ہندو کے ڈر سے سیدھی بات ہے ہندو کے ظلم کا خوف تھا یہ پتہ تھا کہ اگر وہ غالب آگیا تو اس نے کچھ بھی نہیں رہنے دینا اور اس میں لا الٰہ الا اللہ نے اسلام کے نام پر اکٹھے ہونے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور ہمارے مقابل پہ وہ مشرک ہیں کہ اگر ہم ان کی حکومت میں رہے تو نہیں کھا جائیں گے ہم پر ظلم کریں گے اس خوف سے بھاگ گئے تھے نماز پڑھنے کی محبت میں نہیں بھاگے تھے۔ محبت ہوتی ..... تو وہ نماز پڑھنے ابھی بھی پڑھتے ہیں۔

سوال ۔ اس سے زیادہ تعداد میں مسلمان وہاں موجود ہیں۔

جواب ۔ آپ نے ٹھیک فرمایا ہے میرا تجزیہ بھی یہی ہے کہ ہندوستانی مسلمان پاکستانی مسلمان سے زیادہ نماز پڑھتا ہے۔ اور روزے کا بھی پابند اور ویسے بھی اسلامی شعار کا پابند۔

سوال ۔ دوسرے معنوں میں ان کو اللہ کا خوف ان سے زیادہ ہے۔

جواب ۔ بالکل صحیح ہے۔

سوال ۔ کیونکہ یہاں ہندو ہیں تو ہم کم از کم اللہ ہی کی طرف رجوع کریں۔

جواب ۔ پاکستان تو انہوں نے بگاڑا ہمارا قائد اعظم نے اسی لئے بڑا کھول کر بیان فرمایا تھا کہ اس پاکستان میں مذہبی تفریق نہیں ہو گی اگر اس اسلام کی بنا پر ہوتا جو مولوی پیش کر رہا ہے تو قائد اعظم کی مخالفت انہوں نے کیوں کی۔ سارے علماء نے کیا اسی لئے مخالفت کی تھی کہ وہ یہ پاکستان بنانا چاہتے ہیں جو مولوی

کا پاکستان ہے۔ ان کی تضاد بیانیاں اپنا ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف۔ اتنے ظاہر ہیں کہ اگر کوئی آدمی جو عقل سلیم رکھتا ہو وہ اس کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ متضاد باتیں کرنے والے لوگ ہیں۔

سوال۔ یہ بتائیے کہ دنیا میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔

جواب۔ قطعی تعداد تو معین کبھی بھی نہیں ہوتی۔ اعداد و شمار ہیں مختلف، مثلاً مختلف ممالک کے ماہرین نے اخبار نویسوں نے جو اندازے پیش کئے ہیں آج سے دس بارہ سال پہلے ایک کروڑ کا اندازہ تھا۔ ہر روز تعداد بدل رہی ہے لیکن نیچے کی طرف نہیں اوپر کی طرف ..... اس لئے اضافہ ہی ہوا ہوگا۔ اس تعداد میں کمی کہیں بھی نہیں آئی ..... پاکستان میں بھی نہیں آئی تو اور کہاں کمی آسکتی ہے۔

سوال۔ یہ جو ۱۲۰ ممالک کا آپ نے ذکر کیا ہے اس میں اہم ممالک کون سے ہیں۔

جواب۔ اس میں اہم ممالک تو پاکستان، ہندوستان، ویسٹ افریقہ کے بڑے چھوٹے ممالک اور ایسٹ افریقہ کے تین ممالک یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ۔ اور انڈونیشیا اور پھر مشرق بعید کے جزائر، یورپ اور امریکہ خود چین میں روس میں پولینڈ اور ہنگری میں بھی پولینڈ اور ہنگری سے نمائندہ تو آپ نے جلسہ میں دیکھے بھی ہوں گے اس لئے ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

سوال۔ اور اسرائیل میں بھی۔

جواب۔ اسرائیل میں تو اسرائیل کے بننے سے پہلے سے ہیں اب دیکھیں نہ کہنے کا طرز ہے؟ اسرائیل میں ہیں یوں لگتا ہے جیسے اسرائیل کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہو گیا ہے۔ اسرائیل میں غیر احمدی مسلمان ہم سے بہت زیادہ ہیں مختلف فرقے ہیں ان کو ایجنٹ نہیں کہتے کتنی ناانصافی ہے دیکھیں تعلّی کی بات ہونی چاہیئے وہ جو ہم سے بہت زیادہ ہیں اور ہر فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں ان سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور جہاں احمدی مسلمان کی بات ہو کہتے ہیں دیکھا ہیں تو یہ ایجنٹ ہوں گے۔

سوال۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے مکہ، مدینہ منورہ اور قادیان جبکہ قرآن شریف میں قادیان کا کوئی ذکر نہیں۔

جواب۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے آپ نے دیکھا ہے کہ کیا لکھا ہے رؤیا کا ذکر ہے یا ویسے بات ہو رہی ہے رؤیا میں دیکھا ہے یہی تو مشکل ہے علماء رات کو دن بنا دیتے ہیں دن کو رات بنا دیتے ہیں۔

سوال۔ خواب میں تو یہ بھی انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا لگا کہ میں خدا ہوں اور یہ ساری چیز میں نے بنائی ہوئی ہے۔

جواب۔ آپ اصل پڑھ لیں اسی لئے تو میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ ایک شخص کے متعلق بظاہر یہ بات معلوم ہو کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا ہوں یا خدا جیسا ہوں اس کا اپنا عقیدہ کیا ہے یہ دیکھنا پڑے گا باقی جگہ جو مضمون اس نے بیان کئے ہیں اس کی رو سے اس کا مقام کیا بنتا ہے یہ دیکھنا پڑے گا ایک کلام جو عارفانہ ہو سکتا ہے جو خواب میں تعبیر طلب ہو سکتا ہے اس کو پکڑ کر باقی سب چیزوں کو جھٹلا دیں وہ دعویٰ اس کی طرف منسوب کر دیں جو اس نے کبھی نہ کیا ہو یہ ناجائز ہے میں آپ کو قرآن کریم سے مثال دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ"۔ تو نے کنکریوں کی مٹھی نہیں ماری جب تو نے ماری اللہ نے ماری اب اللہ اور محمدؐ کا تشخص ایک ہو گیا نا بظاہر آگے فرمایا۔ "اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ"۔ جو تیری بیعت کر رہے ہیں یہ اللہ کی بیعت کر رہے ہیں کوئی کہہ سکتا ہے کہ محاورۃً بات ہوئی ہے۔ مزید وضاحت فرما دی۔ "يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ"۔ تیرا ہاتھ نہیں اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔

اس سے زیادہ تجسّم ہو سکتا ہے کہیں اور بعینہٖ اس طریق پر جس طرح یہ حضرت مرزا صاحب پر یہ حملے کرتے ہیں۔ بہائیوں نے خصوصیت سے ان آیات پر حملہ کیا اور کہا کہ تو حدیث لئے پھرتے ہو یہ دیکھ لو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعویٰ یہی ہے کہ میں اللہ ہوں۔ اور پہلے بھی یہی ہوا یعنی وہ اس طرح تشریح کرتے ہیں

کرتے ہیں عیسائی اور ہندو اس پر اعتراض کر چکے ہیں آپ کیا جواب دیتے ہیں آپ یہ جواب دیتے ہیں کہ باقی قرآن پڑھ کر دیکھو تو اس کی روشنی میں اس کی تعبیر ہوگی ہمارا عقیدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا ہے اس کی روشنی میں اس کی تعبیر ہوگی۔

ہم یہ آیات پڑھتے ہیں اور ہم کبھی یہ معنی نہیں سمجھتے جو تم منسوب کر رہے ہو اس لئے ہمارا عقیدہ دیکھا جائے گا ہے کیا اور ہم عقیدہ بتاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فقرے کے ٹکڑے سے نہیں بلکہ آپ کی سب کتابوں پر مبنی جب ہم یہ حوالہ جات جن کتابوں سے دکھانا چاہتے ہیں ان کو ضبط کر لیا ہے اب یہ کونسا انصاف ہے۔

وہ ٹکڑے جن کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ اشتعال انگیز ہیں اس لئے حضرت مرزا صاحب کی کتابیں ضبط کی جائیں وہ ٹکڑے جو اشتعال انگیز تھے شائع کرنا جائز ہے جو باقی حصہ اشتعال انگیز نہیں تھا وہ ضبط کر لیا اس لئے کہ لوگوں پر کھل نہ سکے کہ اصل حقیقت کیا ہے آپ کو اگر تحقیق کرنی ہے تو سارے اقتباسات جو آپ نے دیکھے یا آپ کی طرف منسوب کئے گئے ان کو اصل کتاب میں دیکھ لیں وہیں اس کا جواب موجود ہے اس لئے میں نے بجائے اس کے کہ مناظرے کی طرف بات بڑھتے میں نے خلاصہ یہ کہا کہ جن اقتباسات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے ہیں۔

مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ آزاد نبی ہیں رسول کریمؐ کے برابر یا افضل ہیں ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا اگر یہ دعویٰ ہو یا ہمارا آپ کے متعلق یہ عقیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے۔

میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا اور ساتھ اس کے دلیل دی لا حجۃ بیننا و بینکم بڑی بحثیں ہو گئی ہیں اب تمہارے ساتھ ہماری بحث ختم اب خدا کی عدالت میں چلتے ہیں اب تم دلوں پر حملہ کر رہے ہو کہ اس کا یہ مطلب لکھا ہوا ہے دلوں پر حملہ ہی ہو گیا نا! ہم کہتے ہیں ہم اس کا یہ مطلب نہیں لیتے تم کہتے ہو یہی لیتے ہو پھر خدا کی عدالت میں چلے جاؤ جھوٹے پر لعنت ڈالی دو اگر تمہیں جرأت ہے خدا تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا۔

اب دیکھئے ۱۰ جون کو میں نے یہ چیلنج دیا اور اس سے تین خطبے پہلے اس کی بنیاد اٹھائی ۱۰ جون کو اس کی CULMINATION ہوئی ہے وہ آخری خطبہ تھا اس موضوع پر اور ۱۰ جولائی کو وہ شخص جس کے متعلق یہ حلف اٹھا کر کہتے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے اغواء کروا کے قتل کروا دیا وہ برآمد ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ حکومت اپنی طرف سے وہ COMMIT ہے ضیاء صاحب کا اعلان لندن میں ہوا تھا کہ یہ کینسر ہے جس کو ہم ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں یعنی حکومت کا فیصلہ ہے کہ ان کا قلع قمع کر دیا جائے ان کی جڑیں اکھیڑ دی جائیں وہ حکومت مجبور ہو جاتی ہے TELEVISE کرنے پر کہ دیکھ لو یہ واقعہ ہوا ہے۔

خدا کی تقدیر ہے اور اس سے پہلے منظور چنیوٹی صاحب اور دوسرے یہ اعلان کرا چکے تھے اخبار میں کہ ہمیں چیلنج منظور ہے رشید صاحب کے پاس سارے حوالے موجود ہیں ادھر سے میرا مباہلے کا چیلنج شائع ہوا اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کر کے قتل کروا دیا یہ کثرت سے آئے دن شائع ہوتا تھا اور ادھر یہ چیلنج قبول کرتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور خدا ان کے جھوٹے ہونے کا انتظام کر دیتا ہے یعنی منظور چنیوٹی صاحب یا دیگر علماء اگر سچے ہیں آپ کو پتہ ہے انہوں نے کیا دعویٰ کیا تھا مولانا چنیوٹی نے کہا تھا کہ اگر ان چھ آدمیوں میں جن میں میرا نام بھی شامل تھا اگر مولانا اسلم قریشی برآمد نہ ہو تو مجھے چوک میں گولی مار دو اگر سچا آدمی ہے تو پھر اب گولی کھائے چوک میں کہے کسی سے مروائے گولی میں نہیں کہتا مگر سچ کی تو یہ بات ہوتی ہے نا! بس وہ جھوٹے ہو گئے۔

پھر منظور الٰہی ملک ہیں سیالکوٹ والے ان کا یہ بیان تھا کہ مجھے سر عام پھانسی دے دو اب وہ اپنی گردن پیش نہیں کرتے ان کا اعلان ہوا ہے کہ اگر یہ شخص ثابت ہو جائے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

سوال۔ مرزا صاحب پر جو عقائد مباہلے کے چیلنج پر آپ نے بیان کئے ہیں یہ تو ایک عام مسلمان کے عقائد ہیں پھر احمدیت کی

جواب۔ وہی ہمارے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ امام مہدی آیا ہے کہ نہیں وہ سارے عقائد ۱۰۰٪ ہمارے ہیں جس کو آپ مسلمان کے عقائد کہتے ہیں صرف اتنا

مسلمان نہیں کہتے ورنہ چیزیں وہی ہیں اور آپ امام مہدی کو نبی نہیں مانتے مگر عقیدہ آپ کا وہی ہے کہ جو اس کی صفات ہیں وہ نبیوں والی ہیں۔

سوال ۔ مرزا صاحب اس طرف روشنی ڈالیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔

جواب ۔ نہیں فرمایا آپ دیکھئے تو سہی کیا فرمایا ہے۔

سوال ۔ آپ پر یہ الزام بھی ہے کہ حکومت پاکستان نے آپ کے خلاف ایک فیصلہ دیا ہے تو اس سے انتقاماً آپ پاکستان کے خلاف پاکستان سے باہر اور پاکستان کے اندر بھی عمل کر رہے ہیں۔

جواب ۔ آپ تعلیم یافتہ آدمی ہیں آپ ایسی بات پر ہنستے کیوں نہیں یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سوال ۔ پاکستان کے عوام کے بارے میں کوئی پیغام دینا چاہیں۔

جواب ۔ میں نے خطبوں میں دیا ہے۔ میں تو دعا کی تحریک کرتا ہوں ہمیشہ جماعت کو جب وہ سب سے زیادہ ظلم کر رہے تھے اس وقت بھی یہ تحریک کی تھی کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے حب الوطن من الایمان۔ وطن کی محبت ایمان میں شامل ہے اس لئے پاکستانی احمدیوں کو جتنے مرضی مظالم ہوں ان کو پاکستان کے خلاف کسی قسم کے جذبات کو بھی اپنے دل میں پناہ نہیں دینی چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے میں نے ہمیشہ یہ تحریک کی ہے۔

میں ان سے یہ کہتا ہوں میرے خطبات تو کثرت سے ہیں شروع سے آخر تک ان میں میں نے کہا ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کے لئے دعا کرنی مشکل ہے۔ لیکن اگر آپ میرے کہنے پر دعا کریں گے تو اللہ تعالےٰ آپ کے دل پر بھی رحم کرے گا اور ملک کے حالات بھی بدل دے گا۔ اللہ تعالےٰ مظلوم کی دعائیں سنتا ہے بجائے بد دعا کرنے کے دعا کیوں نہیں کرتے۔

مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ شہداء ہیں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں جرنل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں مشہور ہو گیا تھا کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبد العلی ملک تھے۔ خاص طور کا سکیٹر پر حمزہ تھے پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقہ میں بریگیڈئیر افتخار تھے یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بد دیانت لوگ ہیں کہ جب جان کی بازی لگانے، سر دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد جرنیلوں کی تھوڑی ہے لیکن کیا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔

آخری سوال ۔ مباہلہ کا چیلنج فریق ثانی کو مل گیا رجسٹرڈ ڈاک سے مل گیا۔ ویسے اخبارات کے ذریعہ بھی مل گیا۔ ان کی طرف سے آپ کو کوئی جواب ملا۔ انہوں نے اخبارات کو ایک جواب جاری کیا ہے۔ چوہدری رشید احمد صاحب کو بھی ابھی دیا ہے انہوں نے۔

جواب ۔ ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اب اس طرح سے باتیں کر رہے ہیں بعض کہتے ہیں ہمیں منظور ہے لیکن تم مکے اور مدینے آکر ہم سے مباہلہ کرو (وہاں تو آپ کا جانا ہی نہیں ہے) وہ جانتے ہیں اور یہ کہا کہ ہمیں منظور ہے تم ربوہ کے اقصیٰ چوک میں آکر مباہلہ کرو۔ تم ساؤتھ افریقہ میں آکر مباہلہ کرو۔ یہ ساری کیا مکہ جیسی مقدس جگہیں ہیں۔ اور کوئی کہتے ہیں کہ دریائے چناب کی درمیانی جگہ میں آکر ہم سے مباہلہ کرو۔ یہ سارے بہانے ہیں مباہلے کے لئے کسی ایک جگہ اکٹھا ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مباہلے کا چیلنج دیا وہ ایک میدان میں اکٹھے ہونے کے لئے گئے۔ لیکن وہ جو احادیث ہیں جن کا وہ ذکر کرتے ہیں۔ خود مسلمان علماء ان احادیث کو جھٹلا چکے ہیں۔ عیسائیوں نے قبول ہی نہیں کیا تھا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے کیوں گئے تھے۔

اصل بنیادی سوال یہ ہے۔

وہ جو نجران سے وفد آیا ہوا تھا انہوں نے مباہلے کو قبول ہی نہیں کیا تھا تو بغیر قبول کئے کس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے۔ اور پھر یک طرفہ پہنچنے سے مباہلہ ہو جاتا ہے تو پھر ان پر لعنت کیوں نہ پڑی اس لئے یہ عقل کے خلاف بات کرتے ہیں خود اسلام کی تاریخ پر حملہ کرتے ہیں۔ ہرگز وہ مباہلہ نہیں ہوا تھا کیونکہ انہوں نے قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ قطعی احادیث ہیں کہ اگر مباہلہ ہو جاتا تو پھر خدا کی لعنت ان پر پڑتی۔ ایک تو بات یہ ہے دوسرے یہ کہ ان کے بیوی بچے وہاں کہاں تھے۔ وہ تو مرد آئے ہوئے تھے وفد میں اور بیوی بچے تو ان کے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے یہ کیسا منصفانہ طریقہ تھا کہ اپنے بیوی بچے ہیں تو ان کو کہا جائے کہ بیوی بچے لے کے آؤ یہاں پر۔

یہ ساری فرضی باتیں بنی ہوئی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں صرف یہ فرمایا۔ کہہ دو تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنے مردوں کو بلاؤ ہم اپنے مردوں کو بلاتے ہیں۔

پھر خدا کی عدالت میں اپیل کرتے ہیں کہ اللہ جھوٹے پر لعنت ڈال دے کسی میدان میں اکٹھے ہونے کا ذکر نہیں۔ یہ بھی دیکھئے میری طرف سے ان کو جواب ہے کہ میں نے تو ساری دنیا کے علماء کو چیلنج دیا ہے ہزاروں میں ایک سال میں مباہلہ ہونا ہے میں تو اگر روزانہ بجلی کی رفتار سے جگہ جگہ پہنچ کے ان کے ساتھ مباہلہ کروں تو اتنا وقت تو مل ہی نہیں سکتا اور پھر میں سارے بیوی بچوں کو اور جماعت کو ساتھ لے کر جیوں کیسی بے وقوفوں والی بات ہے۔ خدا کسی ایک جگہ کا محتاج نہیں میں ان سے کہتا ہوں ہم نے بڑی جرأت کی ہے تم کہتے ہو جھوٹے ہو "جھوٹے" ہونے کے باوجود اعلان کر دیئے۔ شائع کر دی عبارتیں کہ اے خدا اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت ڈال۔ جواب میں تمہیں یہ کہنے میں کیا تکلیف ہے۔

صرف اتنا مطالبہ ہے یہ شرطیں جو لگا رہے ہیں یہ ان کا بھاگنے کا طریقہ ہے۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ تامل ناڈو و کیرالہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہادِ کبیر ہے۔ تحریک جدید کا چندہ تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق موجودہ عالمگیر مخالفت کے دور میں چندہ تحریک جدید میں غیر معمولی اضافہ لازمی ہے۔ اضافہ وعدہ جات و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مکرم انسپکٹر صاحب درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت بھرپور تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱-۱۱-۸۸	الانلور	۲۰-۱۱-۸۸	۱	۲۱-۱۱-۸۸
مدراس	۳-۱۱-۸۸	۳	۶	وانیم بلم	۲۱	۱	۲۲
میلاپالم و مضافات	۶	۳	۹	پتھنم تھٹم	۲۲	۱	۲۳
				ملاپورم	۲۳	۱	۲۴
کرونا گاپلی	۹	۳	۱۲	کالیکٹ	۲۴	۳	۲۷
آلپی	۱۲	۱	۱۳	کوڈیا تھور	۲۷	۱	۲۸
ارناکولم کوچین	۱۳	۲	۱۵	کنانور	۲۸	۲	۳۰
جاواکاڈ	۱۵	۱	۱۶	بلنگاڑی	۳۰	۲	۲-۱۲
پلی پورم	۱۶	۱	۱۷	منگرال	۲-۱۲	۱	۳
پالگھاٹ	۱۷	۱	۱۸	مرکرہ	۳	۱	۴
منار گھاٹ	۱۸	۱	۱۹	قادیان	۸-۱۲-۸۸	—	—
مورپاکنی	۱۹	۱	۲۰	—	—	—	—

درخواستہائے دعا

● مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب رانچی کی اہلیہ صاحبہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ موصوفہ کی صحت و ... کیلئے اور ان کے بچوں کے امتحانات میں کامیابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عنایت اللہ صاحب یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے تیسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام شمس النساء تجویز کیا گیا ہے۔ موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ ۔/۱۰ روپے دیئے ہیں۔ احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب ہوڈری کے بچوں نے ایک نئی دکان جس کا نام الفضل ایجنسیز رکھا ہے کھولی ہے۔ مورخہ ۸/۹/۸۸ کو بدست سیٹھ محمد الیاس صاحب اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں ۔/۲۵ روپے دیئے ہیں۔ احباب جماعت سے اس کی نمایاں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم غلام دستگیر صاحب یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۸/۹/۲ کو لڑکے سے نوازا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے ۔/۲۰ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں۔ بچے کا نام طاہر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوور چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475
RESI:- 273903
CALCUTTA-700073

AUTHORISED JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR TREKKER
DESOTO CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

"AUTOCENTRE" :- تارکا پتہ

28-5222
28-1652
ٹیلیفون نمبرز:-

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ... کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ◆ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹرز

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORS)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD-CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI, EAST
BOMBAY - 400099
PHONE { OFFICE:- 6348179
RESI:- 629889

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279208

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTING.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

النعیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:-
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد - کراچی

فون نمبر:- ۶۶۱۲۴۳

"... دعائیں ... ہوں"

(ارشاد حضرت ... ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS

آٹو ونگس

15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004

PHONE:- { 76360
74355

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ [تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

محتاجِ دعا:- اقبال احمد جاوید بیغ برادران جے این روڈ لائیبرز اینڈ جے ای ای اسٹریلیا سٹر

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 22866

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE - 605558 } BANGALORE - 560002

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

گڈلک الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷) ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کنڈم ربڑ۔ بون ٹیل۔ بھاری سینیوں اور بارن ہوفس وغیرہ

پتہ:-

نمبر ۱۳-۷-۲۲/۱۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:-

SAIRA Traders.

WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE NO - 522860

"نماز تمام عبادتوں کی روح ہے۔"

(ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15

پیش کردہ:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے